SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES

TAMIR -E- SIASAT
تعمیرِ سیاست

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444 Sub Editor: Quazi Mujebur Rahman | Tameerurdu@gmail.com | ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم

RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:08 / Issue : 179 Sunday 6th July 2025 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۱۷۹، مورخہ ۶؍ جولائی ۲۰۲۵ء، بروز اتوار، ۱۰ محرم الحرام ۱۴۴۶ھ، قیمت ۲ روپے، صفحات: ۴

’ہم ایک ساتھ آئے ہیں، ہمیشہ ساتھ رہنے کے لیے: ادھو ٹھاکرے

مراٹھی اور مہاراشٹر کے مفاد کے لیے اتحاد قائم رہے: راج ٹھاکرے

ورلی کے تاریخی جشنِ فتح میں ٹھاکرے برادران کا اتحاد، بی جے پی، شندے اور فڈنویس پر شدید حملے

(رپورٹ: ضمیر قاضی)

ممبئی: مہاراشٹر کی سیاست میں ایک نئے موڑ کی نشاندہی کرتے ہوئے ہفتے کے روز ورلی کے ڈوم میں ایک تاریخی اور غیر معمولی واقعہ پیش آیا۔ مراٹھی زبان کے مسئلے پر دو دہائیوں بعد سابق وزیر اعلیٰ ادھو ٹھاکرے اور مہاراشٹر انونرمان سینا کے سربراہ راج ٹھاکرے ایک ساتھ نظر آئے۔ اس موقع پر ادھو ٹھاکرے نے کہا، ’’ہمارے درمیان کی دیوار کو اناجی پنت نے ختم کیا ہے، ہم ایک ساتھ آئے ہیں، ہمیشہ کے لیے ساتھ رہنے کے لیے‘‘۔ وہیں راج ٹھاکرے نے کہا، ’’مراٹھی اور مہاراشٹر کے مفاد کے لیے یہ اتحاد قائم رہنا چاہیے‘‘۔ اس طرح دونوں نے اشارہ دیا کہ آنے والی سیاست میں وہ ایک ساتھ نظر آئیں گے۔ ادھو ٹھاکرے نے وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امیت شاہ، وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس اور نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے پر سخت تنقید کی اور کہا، ’’جو لوگ مراٹھی اور مہاراشٹر کے مفاد کے خلاف جائیں گے، ہم انہیں باہر پھینک دیں گے‘‘۔ پہلی سے اردو تھوپنے کے حکومتی فیصلے کے خلاف اتحاد پہلی جماعت سے ہندی زبان تھوپنے کے سرکاری حکم نامے کو منسوخ کرنے کے بعد ایم این ایس اور ٹھاکرے گروپ نے طے شدہ احتجاجی مارچ کو منسوخ کر کے ورلی میں ’جشنِ فتح‘ منایا۔ اس جشن کی تیاری اور تشہیر سوشل میڈیا کے ذریعے بڑے پیمانے پر کی گئی تھی، جس کی وجہ سے سب کی نگاہیں اس پر مرکوز تھیں۔ دوپہر ساڑھے گیارہ بجے دونوں لیڈر اسٹیج پر ایک ساتھ آئے اور ایک دوسرے کو گلے لگاتے ہوئے حاضرین کو سلام کیا۔ مجمع نے زوردار تالیوں سے ان کا استقبال کیا۔ پہلے راج ٹھاکرے نے خطاب کیا، پھر ادھو ٹھاکرے نے جشن کا اختتام کیا۔

ادھو ٹھاکرے کا سخت پیغام: ادھو ٹھاکرے نے کہا، ’’ہمارے درمیان کی دیوار کو انجی پنت نے ہٹایا۔ ہم ایک ساتھ آئے ہیں اور ایک ساتھ رہیں گے۔ اب ہم دونوں مل کر تمہیں باہر نکالیں گے۔‘‘ انہوں نے کہا، ’’بی جے پی نے ’بٹیں گے تو کٹیں گے‘ جیسے نعرے دے کر عوام کو آپس میں لڑایا اور الیکشن جیتے۔ بی جے پی سیاست کے سوداگر ہیں۔ وہ لوگوں کو استعمال کر کے پھینک دیتے ہیں۔‘‘ انہوں نے مزید کہا، ’’بالا صاحب کہتے تھے کسی پر ظلم مت کرو، لیکن اگر کوئی تم پر ہاتھ اٹھائے تو وہ ہاتھ زمین پر نہیں، ہوا میں رکھنا۔ فڈنویس کہتے ہیں ہم لسانی غنڈہ گردی برداشت نہیں کریں گے، تو ایک مراٹھی شخص دکھاؤ جو دوسرے ریاست میں جا کر غنڈہ گردی کرتا ہے؟ اگر ہمت ہے تو تمہارے چیلے بنگال یا تمل ناڈو جا کر دیکھیں، انہیں روند دیا جائے گا۔‘‘

مراٹھی اتحاد کا نیا آغاز: انہوں نے کہا، ’’ہم کسی پر دادا گیری نہیں کریں گے، لیکن اگر کوئی کرے گا تو چھوڑیں گے نہیں۔ مرنے سے بہتر ہے کہ ہم مراٹھی زبان کی توہین برداشت نہ کریں۔ تمام مراٹھیوں کو متحد ہونا ہوگا، حتیٰ کہ بی جے پی کے مراٹھی لیڈروں کو بھی شامل ہونا چاہیے۔‘‘

راج ٹھاکرے کا ادھو کو احترام اور بی جے پی پر حملہ: راج ٹھاکرے نے اپنی تقریر کی شروعات ان الفاظ سے کی: ’’محترم ادھو ٹھاکرے اور تمام مراٹھی بھائیوں کو سلام‘‘۔ انہوں نے کہا، ’’یہ جشنِ فتح شیو تیرتھ پر ہونا چاہیے تھا، لیکن بارش کی وجہ سے ورلی ڈوم میں ہوا۔ آج ہم 20 سال بعد ایک ساتھ آئے ہیں، جو بالا صاحب اور دوسروں سے نہیں ہو سکا، وہ فڈنویس نے کر دکھایا‘‘۔ انہوں نے کہا، ’’کوئی جھنڈا نہیں، صرف ’مراٹھی‘ ہی ایجنڈا ہے۔ ہندی کہاں سے آئی؟ کس کے لیے ہندی؟ بچوں پر زبردستی تھوپ رہے ہو۔ ہمارے پاس اختیار سڑک پر ہے، تمہارے پاس صرف اسمبلی میں‘‘۔

شندے پر بغیر نام لیے سخت تنقید: ادھو ٹھاکرے نے ایکناتھ شندے پر نام لیے بغیر تنقید کرتے ہوئے کہا، ’’ایک غدار نے ’جے گجرات‘ کا نعرہ لگایا۔ جو اپنے مالک کے قدموں میں بیٹھتا ہے، وہ مراٹھی یا شیو سینا کے نظریے کا نمائندہ کیسے ہو سکتا ہے؟‘‘

ٹھاکرے خاندانوں کا باہمی میل جول: جشن کے بعد ادھو اور راج دونوں کے خاندان اسٹیج پر ایک ساتھ آئے۔ رشمی ٹھاکرے، ادیتیہ، تیجس، شرمیلا ٹھاکرے، امیت اور ان کی بیٹی سب نے مل کر فوٹو سیشن کیا اور ایک دوسرے سے گلے ملے۔

دیگر جماعتوں کے لیڈران بھی موجود: اگرچہ اسٹیج پر صرف ادھو اور راج ٹھاکرے تھے، لیکن مہا وکاس اگھاڑی کے کئی لیڈر بھی موجود تھے، جن میں سپریا سولے، جتیندر آوہاڈ، جے شے پاٹل، سابق رکن پارلیمنٹ منگے کر، سی پی آئی کے پرکاش ریڈی، اجیت نودلے، مراٹھی زبان شعبے کے ڈائریکٹر دیپک پوار، ونود نکولے، مہادیو جانکر وغیرہ شامل تھے۔ راج ٹھاکرے نے سب کا شکریہ ادا کیا۔ کانگریس کے ریاستی صدر اور دیگر سینئر لیڈر دہلی میں میٹنگ کی وجہ سے غیر حاضر تھے، جیسا کہ سنجے راؤت نے بتایا۔

مہاراشٹر وقف بورڈ کے چیئرمین سمیر قاضی کے مثبت رویے سے مراٹھواڑہ کے کرایہ داروں کو گھرکول اسکیم کا فائدہ حاصل ہوگا

رپورٹ: قاضی امان، بیڑ

مہاراشٹر وقف بورڈ کے چیئرمین سمیر قاضی کے مثبت اور ہمدردانہ رویے کی بدولت مراٹھواڑہ کے مختلف اضلاع میں وقف املاک پر رہنے والے کرایہ داروں کو حکومت کی رہائشی اسکیم گھرکول کا فائدہ حاصل ہونے کی راہ ہموار ہو رہی ہے۔ چیئرمین سمیر قاضی نے یقین دلایا ہے کہ گھرکول کے تحت مکان تعمیر کرنے کے لیے درکار نہ اعتراض (NOC) سرٹیفکیٹ کے معاملے میں تمام قانونی پہلوؤں کا جائزہ لے کر اس پر جلد از جلد حل نکالا جائے گا اور وقف بورڈ ہر ممکن تعاون فراہم کرے گا۔ انہوں نے بتایا کہ مراٹھواڑہ کے مختلف اضلاع میں وقف املاک پر برسوں سے مقیم پرانے کرایہ داروں اور قابضین کا معاملہ زیر التوا ہے۔ ان افراد کو نئے مکانات تعمیر کرنے کی غرض سے NOC جاری کرنے کی درخواستیں دی گئی ہیں۔ سن 2014 کے لیز قواعد کے تحت، قانونی دائرہ کار میں رہتے ہوئے، اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ سبھی متاثرہ خاندانوں کو گھرکول اسکیم کا فائدہ حاصل ہو سکے۔ میونسپل کارپوریشن اور نگر پالیکاؤں کی جانب سے اس معاملے پر جو تجاویز آئی ہیں، ان پر بھی وقف بورڈ سنجیدگی سے غور کرے گا۔ چیئرمین سمیر قاضی کے اس یقین دلانے کے بعد، ایسا لگتا ہے کہ وقف زمینوں پر رہنے والے کرایہ داروں کے لیے سرکاری رہائشی اسکیم کا راستہ صاف ہونے والا ہے۔ وقف بورڈ کی زمینوں پر کئی دہائیوں سے مسلم اقلیتی طبقے کے افراد کرایہ دار کے طور پر مقیم ہیں، اور ان کے پاس قانونی رہائش کے تمام دستاویزی ثبوت بھی موجود ہیں۔ اس دیرینہ مسئلے کو حل کرنے کے لیے چیئرمین سمیر قاضی کی کوششیں قابل ستائش ہیں اور جلد ہی اقلیتی امور کے محکمے کے ذریعے قانونی راستہ اختیار کر کے انہیں مستقل رہائش فراہم کی جائے گی۔

سمیر قاضی کے مثبت اقدام کا اقلیتی برادری کی جانب سے خیر مقدم: مراٹھواڑہ میں وقف املاک پر مقیم کرایہ داروں کو حکومت کی گھرکول اسکیم کا فائدہ دلانے کے لیے مہاراشٹر وقف بورڈ کے چیئرمین سمیر قاضی کی جانب سے اختیار کردہ مثبت مؤقف کا اقلیتی مسلم برادری کی جانب سے گرمجوشی سے خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔

نئے موضوعات کا طالبعلمی سے مطالعہ ضروری ہے: چیف جسٹس بھوشن گوئی

ممبئی ہائی کورٹ کی جانب سے اعزاز کا انعقاد

(رپورٹ: ضمیر قاضی)

ممبئی ”مختلف چیلنجز کا سامنا کرتے ہوئے، وقتاً فوقتاً ہر نئے موضوع کو ایک طالبعلم کے طور پر ایمانداری سے سیکھنا ضروری ہے۔“ یہ بات بھارت کے چیف جسٹس بھوشن گوئی نے ہفتے کو ایک اعزازی تقریب کے دوران کہی۔ یہ اعزازی تقریب ممبئی ہائی کورٹ کی جانب سے ہوٹل تاج محل پیلس، ممبئی میں منعقد کی گئی، جہاں جسٹس گوئی کا شاندار استقبال و اعزاز کیا گیا۔ اس موقع پر چیف جسٹس آف ممبئی ہائی کورٹ آلوک آراڈھے، جسٹس دیپانکر دتہ، جسٹس پرسن ورالے، جسٹس اُجول بھویان، جسٹس اتل چاندورکر اور تیجسونی گوئی بھی موجود تھے۔ چیف جسٹس بھوشن گوئی نے اپنے خطاب میں کہا کہ ”ہر فرد کو اپنے شعبے میں پوری لگن، سچائی اور دانشمندی کے ساتھ کام کرنا چاہیے۔ نئی نسل کے ساتھیوں کو مثبت نظریے سے متاثر کرنا اور ان کی پوشیدہ صلاحیتوں کو نکھارنا سینئرز کی ذمہ داری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کام اور ذاتی ذمہ داریوں کے درمیان توازن برقرار رکھنا بھی ضروری ہے۔“ انہوں نے یہ بھی یقین ظاہر کیا کہ ”ممبئی ہائی کورٹ کی جانب سے فراہم کی گئی جدید سہولیات شہریوں کے لیے ضرور فائدہ مند ثابت ہوں گی۔“ اس موقع پر جسٹس دیپانکر دتہ، جسٹس پرسن ورالے، جسٹس اُجول بھویان، اور جسٹس اتل چاندورکر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جسٹس گوئی کی عدالتی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ تقریب کے دوران ممبئی ہائی کورٹ کی لائیو اسٹریمنگ سسٹم اور وائی فائی سروس کا بھی باقاعدہ افتتاح کیا گیا۔

بیگ امیر بی کو پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈاکٹریٹ تفویض

مالاپوری گاؤں کے لیے بنیں مشعل راہ!

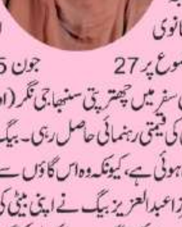

مالاپوری / نمائندہ: یہاں کے سابق امام مرزا عبدالعزیز بیگ کی صاحبزادی بیگ امیر بی نے ثانوی اسکولوں کے اساتذہ میں انسانی حقوق کی اقدار کے فروغ کا مطالعہ کے موضوع پر پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈاکٹریٹ حاصل کی ہے۔ مالاپوری گاؤں سے ڈاکٹریٹ حاصل کرنے والی وہ پہلی خاتون ہیں، اس لیے وہ گاؤں کے لیے ایک قابلِ فخر اور مشعلِ راہ شخصیت بن گئی ہیں۔ اصل میں مالاپوری کی رہائشی اور قطر ملک کی ایک مسجد کی سبکدوش امام و اسلامی اسکالر مرزا عبدالعزیز بیگ کی صاحبزادی بیگ امیر بی کو تعلیم کے شعبہ (Faculty of Education) سے ثانوی اسکولوں کے اساتذہ میں انسانی حقوق کی اقدار کے فروغ کا مطالعہ کے موضوع پر 27 جون 2025 کو پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈاکٹریٹ سند تفویض کی گئی۔ ان کے تحقیقی سفر میں چھترپتی سنبھاجی نگر (اورنگ آباد) کے ڈی ایس آر کالج آف ایجوکیشن کے پرنسپل ڈاکٹر اعجاز علی کی قیمتی رہنمائی حاصل رہی۔ بیگ امیر بی کی یہ کامیابی مالاپوری گاؤں کے لیے ایک تاریخی سنگ میل ثابت ہوئی ہے، کیونکہ وہ اس گاؤں سے ڈاکٹریٹ حاصل کرنے والی پہلی خاتون ہیں۔ اس موقع پر ان کے والد مرزا عبدالعزیز بیگ نے اپنی بیٹی کی کامیابی پر بے حد خوشی کا اظہار کیا، جب کہ تمام رشتہ داروں اور گاؤں والوں نے بھی بیگ امیر بی کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی۔

رکن اسمبلی شیرساگر کی کوششوں سے 378 نادار افراد کو منظوری

بیڑ، 5 جولائی (نمائندہ خصوصی): بیڑ شہر اور دیہی علاقوں کے 378 نادار، کمزور اور ضرورت مند افراد کو سنجے گاندھی نرادھار امدادی اسکیم اور شراون بال وظیفہ اسکیم کے تحت مالی امداد کی منظوری دی گئی ہے۔ یہ منظوری رکن اسمبلی سندیپ شیرساگر کی کوششوں اور ذاتی دلچسپی کی وجہ سے ممکن ہو سکی ہے۔ حکومت کی جانب سے اس اسکیم کے تحت اہل ضعیف، معذور، بیوائیں، بے سہارا خواتین اور مہلک بیماریوں میں مبتلا کمزور طبقات کو مالی امداد فراہم کی جاتی ہے۔ بیڑ اسمبلی حلقہ کے مستحق شہریوں کو جلد سے جلد فائدہ پہنچانے کے لیے رکن اسمبلی شیرساگر نے انتظامیہ کو فوری کارروائی کے احکامات دیے تھے۔ انتظامیہ کی جانب سے پیش کیے گئے تجاویز پر کارروائی کرتے ہوئے 29 مئی 2025 کو منعقدہ اجلاس میں سنجے گاندھی نرادھار یوجنا کے تحت شہری علاقے کے 45 اور دیہی علاقے کے 62 شہریوں کی تجاویز کو منظوری دی گئی۔ اسی کے ساتھ شراون بال وظیفہ اسکیم کے تحت شہری علاقے کے 46 اور دیہی علاقے کے 225 شہریوں کی تجاویز بھی منظور کی گئیں۔ دریں اثنا، کچھ درخواستوں میں خامیاں پائی گئی ہیں۔ ان خامیوں کو دور کرنے کے لیے متعلقہ افراد سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ تحصیل دفتر سے رابطہ کریں۔ یہ اپیل رکن اسمبلی سندیپ شیرساگر نے عوام سے کی ہے۔

اُماکرن معاملہ پر ڈاکٹر جیوتی میٹے نے روپالی چاکنکر سے ملاقات کی

خواتین کے جنسی ہراسانی کے معاملات میں قانون کے تحت کارروائی کی جائے — ڈاکٹر جیوتی میٹے

بیڑ (نمائندہ): مہاراشٹر ریاستی خواتین کمیشن کی صدر روپالی چاکنکر اپنے بیڑ دورے کے موقع پر شاسکیہ وشرام گرہ (سرکاری گیسٹ ہاؤس) میں شیو سنگرام کی صدر ڈاکٹر جیوتی میٹے سے ملاقات کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر میٹے نے بیڑ میں واقع اُماکرن تعلیمی سنکول میں پیش آئے انتہائی قابل مذمت واقعہ پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ پولیس انتظامیہ کی جانب سے اس معاملے کی غیر جانبدارانہ تفتیش کی جائے اور قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔ ڈاکٹر جیوتی میٹے نے کہا کہ معزز سپریم کورٹ کی ہدایات کے مطابق خواتین کو کام کی جگہ پر جنسی ہراسانی سے تحفظ فراہم کرنے کے لیے 2013 کا قانون اور قواعد موجود ہیں۔ ان ہدایات کے مطابق 19 جون 2014 کے حکومت مہاراشٹر کے فیصلے کے تحت ہر ادارے میں خواتین شکایت ازالہ کمیٹی کی تشکیل لازمی ہے۔ اس حکم کے دفعات 5 کے مطابق تعلیمی اداروں میں اگر 10 یا اس سے زیادہ ملازمین موجود ہوں تو وہاں ایسی شکایت کمیٹی کا قیام ضروری ہے۔ ڈاکٹر میٹے نے سوال اٹھایا کہ اُماکرن تعلیمی سنکول میں اگر 10 یا زیادہ ملازمین کام کر رہے ہیں، تو کیا وہاں یہ کمیٹی قائم کی گئی تھی؟ اگر نہیں، تو متعلقہ مالک یا آجر کے خلاف اس قانون کے تحت کارروائی کی جائے۔ اور اگر کمیٹی قائم کی گئی تھی تو یہ جانچ کی جائے کہ اس نے اپنی ذمہ داری کس حد تک نبھائی۔ میڈیا میں متاثرہ خاتون کے ذریعے جو باتیں سامنے آئی ہیں، ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ اگر شکایت ازالہ کمیٹی فعال ہوتی تو شاید یہ واقعہ پیش ہی نہ آتا۔ ڈاکٹر میٹے نے کہا کہ گزشتہ کچھ برسوں میں مہاراشٹر میں مختلف جگہوں پر نجی کوچنگ کلاسز بڑی تعداد میں شروع ہو گئی ہیں۔ اس لیے ریاستی خواتین کمیشن کو چاہیے کہ وہ ان تمام اداروں میں مذکورہ قانون کے مطابق شکایت ازالہ کمیٹیوں کے قیام کا جائزہ لے اور یہ بھی دیکھے کہ یہ کمیٹیاں اپنی ذمہ داریاں کس حد تک انجام دے رہی ہیں۔ ایسا کرنے سے مستقبل میں اس قسم کے واقعات کو روکا جا سکتا ہے۔ اس موقع پر ان کے ساتھ ساکشی ہنگے، گیتانجلی ڈورلے، سنگیتا ٹھوسر، سادھنا داتھل، سندھیا لنگورے، پرنیتا لنگورے، منوج جادھو، ہریش چندر ٹھوسر، پرشانت ڈورلے، اتل لنگورے سمیت شیو سنگرام کی خواتین عہدیداران اور کارکنان بھی موجود تھیں۔

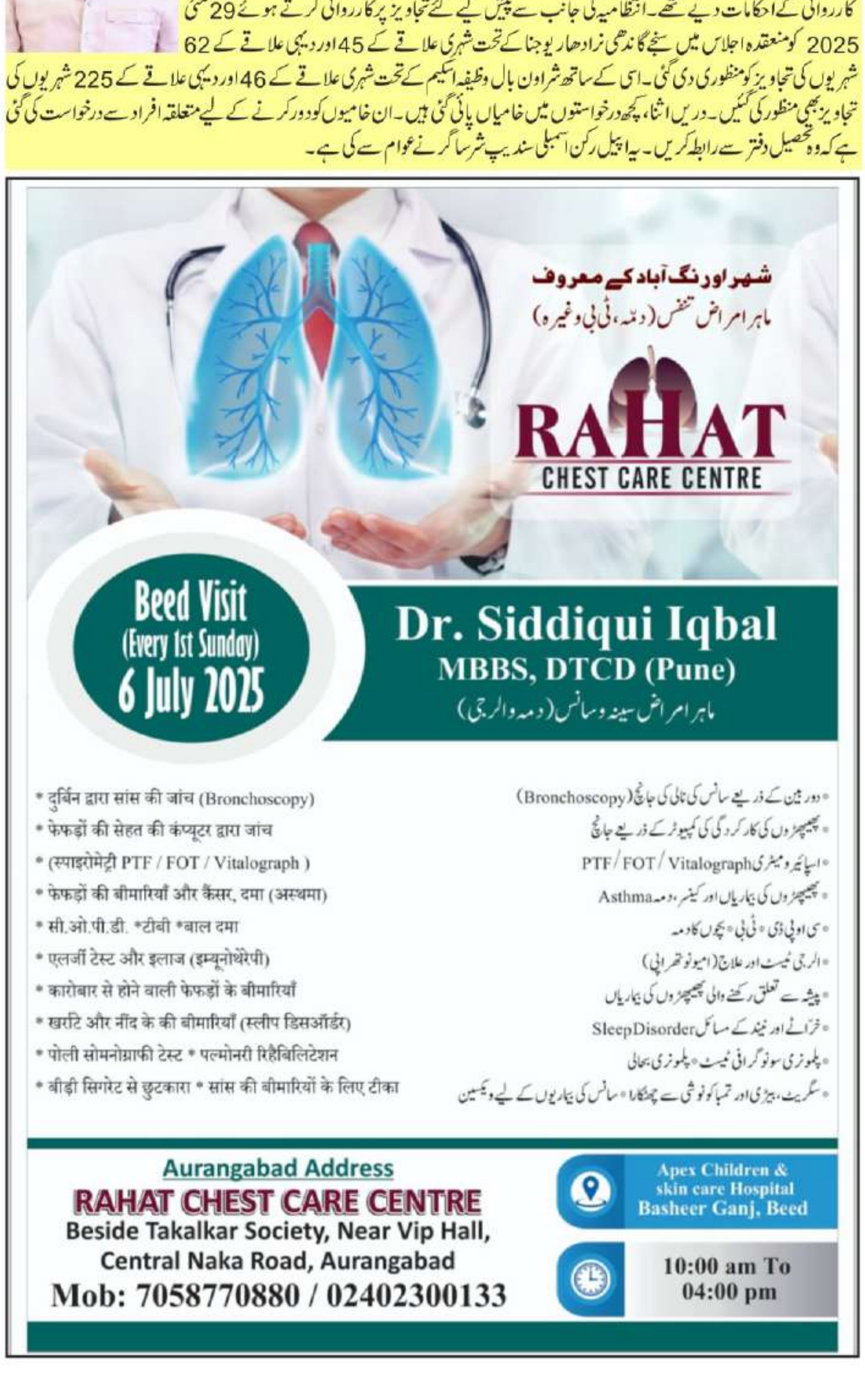

سیرت شہید کربلا، نواسۂ رسول حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ

ازقلم: محمد فرقان
(بانی وڈائریکٹر مرکز تحفظ اسلام ہند)

نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی ولادتِ باسعادت 5/ شعبان المعظم سن 4ھ مدینہ منورہ میں ہجرت کے چوتھے سال قبیلہ بنو ہاشم میں حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے گھر ہوئی۔ آپ امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوٹے نواسے، شیر خدا حضرت سیدنا علی المرتضیٰؓ و خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمہ الزہراؓ کے چھوٹے بیٹے اور حضرت سیدنا حسنؓ کے چھوٹے بھائی ہیں۔ آپؓ کی ولادت کی خوشخبری سنکر جناب محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، آپ کو گود میں لیا، داہنے کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی اور اپنا لعاب مبارک آپ کے منہ میں داخل فرمایا اور دعائیں دیں اور "حسین" نام رکھا۔ پیدائش کے ساتویں دن عقیقہ کیا گیا اور سر کے بالوں کے برابر چاندی خیرات کی گئی۔ آپؓ کی کنیت "ابوعبداللہ" ہے۔ آپؓ کے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا کہ "حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے، جو حسین سے محبت کرے اللہ اس سے محبت کریگا۔ حسین میری اولاد میں بڑی شان والا ہے۔" (صحیح ابن حبان)

حضرت حسینؓ نے اپنے نانا حضور اکرمؐ سے بے پناہ شفقت ومحبت کو سمیٹا اور سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ اور سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کی آغوش محبت میں تربیت و پرورش پائی۔ جس کی وجہ سے آپؓ فضل وکمال، زہد وتقویٰ، شجاعت و بہادری، سخاوت، رحم دلی، اعلیٰ اخلاق اور دیگر محاسن وخوبیوں کے بلند درجہ پر فائز تھے۔ آپ کے والد ماجد امیر المومنین سیدنا حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت حسنؓ سینہ سے لے کر سر مبارک تک رسول اللہؐ کے مشابہ تھے اور سیدنا حضرت حسینؓ قدموں سے لے کر سینہ تک رسول اللہؐ کے مشابہ تھے اور آپؐ کے حسن وجمال کی عکاسی کرتے تھے۔ اس مشابہت رسول اللہؐ کا اثر فقط جسم کے ظاہری اعضاء تک ہی محدود نہ تھا بلکہ روحانی طور پر بھی اس کے گہرے اثرات تھے۔ آپؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ وعمدہ اوصاف کا کامل مظہر تھے۔ آپؓ کے مقام کا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ "حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔" (ترمذی)

جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لاڈلے حسین سے بے پناہ محبت تھی۔ آپ حضرت حسینؓ کو گود میں اٹھاتے، سینہ مبارک سے لگاتے، کاندھے مبارک پر اٹھاتے، کمر مبارک پر بٹھا کر پھراتے۔ نماز میں سجدے کی حالت میں اگر حضرت حسینؓ آپؐ کی پیٹھ مبارک پر سوار ہوجاتے تو نہ انہیں کبھی ڈانٹتے نہ ناراضگی کا اظہار فرماتے۔ بلکہ سجدہ کو طول کر دیا کرتے یہاں تک کہ بچہ خود سے بخوشی پشت پر سے علاحدہ ہوجاتا۔ آپؐ کا معمول یہ تھا کہ کبھی حضرت حسینؓ کے ہونٹوں کو بوسہ دیتے تو کبھی رخسار کو چومتے۔ آپؐ کا اپنے نواسوں سے محبت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا "جس نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا" (مسند امام احمد)۔ نیز حضرت حسینؓ کی شان کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک دفعہ جناب محمد رسول اللہ حضرت حسینؓ کو اپنے کندھے مبارک پر اٹھائے ہوئے تھے کہ ایک صحابی یہ منظر دیکھ کر بولے "اے بچے! تم کتنی بہترین سواری پر سوار ہو۔" رسول اللہؐ نے جواباً فرمایا "سوار بھی تو کتنا بہترین ہے" (ترمذی شریف)۔ خلیفہ اوّل سیدنا حضرت ابو بکر صدیقؓ، خلیفہ ثانی سیدنا حضرت عمر فاروقؓ اور خلیفہ سوم سیدنا حضرت عثمان ذوالنورینؓ سمیت تمام صحابہ کرام کو بھی حسنین کریمین اور خاندانِ نبوت سے بہت زیادہ عقیدت ومحبت اور الفت تھی۔

نواسۂ رسول حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ عصمت وطہارت کا مجسمہ تھے۔ آپؓ کی عبادت، زہد، سخاوت اور آپؓ کے کمالِ اخلاق کے دوست ودشمن سب ہی قائل تھے۔ عبادت گزاری کی یہ حالت تھی کہ آپؓ شب زندہ دار اور سوائے ایام ممنوعہ کے ہمیشہ روزہ سے ہوتے۔ قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے فرماتے اور حج بھی بکثرت کرتے ایک روایت کے مطابق آپ نے پچیس حج پیدل فرمائے۔ آپؓ کی مجالس وقار ومتانت کا حسین مرقع اور آپؓ کی گفتگو علم و حکمت اور فصاحت وبلاغت سے بھرپور ہوتی۔ لوگ آپؓ کا بہت زیادہ احترام کرتے تھے اور ان کے سامنے ایسے سکون اور خاموشی سے بیٹھتے تھے گویا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ آپؓ میں سخاوت اور شجاعت کی صفت کو خود رسول اللہؐ نے بچپن میں ایسا نمایاں پایا کہ فرمایا "حسین میں میری سخاوت اور میری جرأت ہے۔" چنانچہ آپؓ کے دروازے پر مسافروں اور حاجتمندوں کا سلسلہ برابر قائم رہتا تھا اور کوئی سائل محروم واپس نہیں ہوتا تھا۔ بعض دفعہ خود ضرورت مندوں کے پاس جا کر انکے مسائل حل کرتے۔ غلاموں اور کنیزوں کے ساتھ آپؓ عزیزوں کا سا برتاؤ کرتے تھے۔ ذرا ذرا سی بات پر آپؓ انہیں آزاد کر دیتے تھے۔ آپؓ کے علمی کمالات کے سامنے دنیا کا سر جھکا ہوا تھا۔ مذہبی مسائل اور اہم مشکلات میں آپؓ کی طرف رجوع کیا جاتا تھا۔ آپؓ کی دعاؤں کا ایک مجموعہ "صحیفہ حسینیہ" کے نام سے اس وقت بھی موجود ہے۔ آپ رحم دل ایسے تھے کہ دشمنوں پر بھی وقت آنے پر رحم کھاتے تھے اور ایثار ایسا تھا کہ اپنی ضرورت کو نظر انداز کر کے دوسروں کی ضرورت کو پورا کرتے تھے۔

مظلومانہ شہادت: حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے کوفیوں کے بے شمار خطوط موصول ہونے پر سفر پر روانہ ہونے کا فیصلہ کیا۔ سفر پر روانہ ہونے سے پہلے اپنے چچازاد بھائی حضرت مسلم بن عقیلؓ کو کوفے کا جائزہ لینے بھیجا تو بارہ ہزار کوفیوں نے آپکے ہاتھ پر بیعت کی۔ نیز کوفہ کے اموی حاکم بشیر نے ان کے ساتھ نرمی سے کام لیا۔ کوفیوں کے جذبات سے متاثر ہوکر آپ نے حضرت حسینؓ کو اطلاع دی کہ حالات سازگار ہیں آپ تشریف لائیں۔ لہٰذا حضرت سیدنا حسینؓ سفر پر روانہ ہوگئے۔ ان حالات کی بنا پر یزید نے فوراً کوفہ کے موجودہ حاکم نعمان کو معزول کر دیا اور عبیداللہ بن زیاد کو کوفہ کا حاکم مقرر کر دیا۔ اس نے کوفہ پہنچ کر یہ اعلان کیا کہ جو بھی یزید کی بیعت پر قائم رہے گا اسکی جان بخش دی جائیگی ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔ ابن زیاد کے اس اعلان کے بعد اہل کوفہ نے حضرت حسینؓ سے کئے ہوئے وعدے کو توڑ دیا۔ دوران سفر حضرت حسینؓ کو یہ بھی اطلاع ملی کہ عبیداللہ بن زیاد نے حضرت مسلم بن عقیلؓ کو شہید کر دیا ہے۔ جسے سن کر حضرت حسینؓ کے ساتھ آئے ہوئے لوگوں میں سے کچھ حضرات نے سفر کو ختم کر دیا اور واپس ہوگئے لیکن حضرت حسینؓ نے اپنا سفر جاری رکھا۔ چنانچہ قافلہ روانہ ہوا، مقام قادسیہ سے کچھ آگے پہنچا تو حر بن یزید ایک ہزار کے مسلح سوار لشکر کے ساتھ ملا۔ حضرت حسینؓ نے کوفیوں کے تمام خطوط دکھائے اور کہا کہ تم لوگوں نے خود دعوت دی ہے، اب اگر آپکا ارادہ بدل گیا ہو تو میں واپس چلا جاتا ہوں۔ لیکن آپؓ کے مطالبے کو قبول نہیں کیا گیا۔ چنانچہ یہ مختصر سا قافلہ 2/ محرم الحرام 61ھ کو آخر کار کربلا پہنچا۔ ابن زیاد نے خط کے ذریعے حضرت حسینؓ کو کہا کہ وہ اپنے لشکر کے ساتھ ہماری اطاعت کرلیں۔ حضرت حسینؓ نے صاف انکار کر دیا۔ لہٰذا چند افراد، یعنی 72/ افراد کے روبرو ہزاروں کا لشکر کھڑا کیا گیا۔ 10/ محرم الحرام 61ھ کو میدان کربلا میں عمر بن سعد اپنے لشکر کے ساتھ حملہ آور ہوا۔ اس طرح باقاعدہ لڑائی شروع ہوگئی۔ دونوں طرف سے ہلاکتیں اور شہادتیں ہوتی رہیں۔ آخر کار دغابازوں کا لشکر حاوی ہوا اور حضرت حسینؓ کے خیمہ کو گھیر کر جلا دیا اور نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول حضرت سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور انکے خاندان کے کئی افراد اور رفقاء سمیت سب کو شہید کر دیا گیا۔ آخر نبی کریمؐ کی پیشنگوئی صحیح ثابت ہوئی۔ اس طرح یزید کے بھیجے ہوئے لشکر نے حضرت حسینؓ کو شہید کر دیا۔ مؤرخین نے لکھا ہے کہ یزید نے حضرت حسینؓ کو فقط گرفتار کرنے کا حکم دیا تھا لیکن ابن زیاد نے انہیں شہید کیا اور بعض نے لکھا ہے کہ چونکہ یزید کی دور حکومت میں حضرت حسینؓ کو شہید کیا گیا تھا اور یزید اگر چاہتا تو اسے روک سکتا تھا لہٰذا حضرت حسینؓ کی شہادت کا ذمہ دار براہ راست یزید ہے۔ لہٰذا ہمارے جمہور علماء اور اکابرین کا موقف یہ ہے کہ اس میں کوئی دورائے نہیں کہ حضرت حسینؓ کی شہادت یزید کے دور حکومت اور اسی کی فوج سے ہوئی اور یزید فاسق وفاجر بھی تھا لیکن یزید کے مسئلہ پر سکوت اختیار کرنا چاہئے یعنی اس پر نہ تو رحمت بھیجی جائے اور نہ ہی لعنت۔ یزید کے متعلق حضرت امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ "سکوت اور توقف کرنا چاہئے، نہ اس کو کافر کہا جائے نہ اس پر لعن طعن کیا جائے، بلکہ اس کے امر کو خدا کے حوالے کر دینا چاہئے" (فتاوی دارالعلوم دیوبند)۔ اس کے علاوہ قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ یزید کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ "اور ہم مقلدین کو احتیاط سکوت میں ہے، کیونکہ اگر لعن جائز ہے تو لعن نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں لعن نہ فرض ہے، نہ واجب، نہ سنت، نہ مستحب، محض مباح ہے۔ اور جو وہ محل نہیں تو خود مبتلا ہونا معصیت کا اچھا نہیں" (فتاوی رشیدیہ: ۸۷/ قدیم)۔ الغرض حضرت سیدنا حسینؓ نے جس پامردی اور صبر سے کربلا کے میدان میں مصائب ومشکلات کو برداشت کیا وہ حریت، جرأت اور صبر واستقلال کی لازوال داستان ہے۔ باطل کی قوتوں کے سامنے سرنگوں نہ ہوکر آپ نے حق وانصاف کے اصولوں کی بالادستی، حریت فکر اور خدا کی حاکمیت کا پرچم بلند کر کے اسلامی روایات کی لاج رکھ لی۔ اور انھیں ریگزارِ عجم میں دفن ہونے سے بچالیا۔ حضرت حسینؓ کا یہ ایثار اور قربانی تاریخ اسلام کا ایک ایسا درخشندہ باب ہے، جو رہروان منزل شوق ومحبت اور حریت پسندوں کیلئے ایک اعلیٰ ترین نمونہ ہے۔ نواسۂ رسول حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب، سیرت وکردار اور کارناموں سے تاریخ اسلام کے ہزاروں صفحات روشن ہیں۔ سانحہ کربلا سے ایک اہم پیغام یہ بھی ملتا ہیکہ "حق کیلئے سر کٹ تو سکتا ہے لیکن باطل کے سامنے سر جھک نہیں سکتا۔"

مولانا محمد علی جوہرؒ نے کیا خوب کہا:
قتل حسین اصل میں مرگِ یزید تھا
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

دس (۱۰) محرم الحرام کو کیا کرنا چاہیے

مفتی وقایت اللہ خالد قاسمی

بہت ساری احادیث پاک سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ محرم الحرام کی دس تاریخ کو روزہ رکھنا چاہیے۔
حضرت رسول اکرم ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو بھی آپؐ نے ترغیب دی۔
حضور اکرم ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپؐ نے یہود کو دیکھا کہ وہ دس محرم کو روزہ رکھتے ہیں، آپؐ نے ان سے دریافت فرمایا: **مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِىْ تَصُوْمُوْنَهٗ**
مفہوم: آج یعنی دس محرم کو آپ لوگ کیوں روزہ رکھتے ہیں۔
انہوں نے کہا اس روز اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ اور ان کی قوم کو نجات دی (یعنی فرعون کے ظلم سے) اور اسی روز اللہ تعالیٰ نے فرعون اور اس کے لشکر کو دریا میں غرق کر دیا تھا۔ تو حضرت موسیٰؑ نے شکرانہ کے طور پر روزہ رکھا تھا اس لئے ہم بھی اپنے نبی حضرت موسیٰؑ کی اتباع میں روزہ رکھتے ہیں۔
تو آپؐ نے فرمایا: **نَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُم**
تمہارے بہ نسبت حضرت موسیٰؑ سے ہم زیادہ قریب ہیں اتباع کرنے میں۔
پھر آپؐ نے خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کرامؓ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔
حدیث پاک سے اس روز یعنی دس محرم الحرام کو دسترخوان وسیع کرنے یعنی اپنے اہل وعیال پر کھانے پینے میں فراخی کرنے، کشادگی کرنے کی بھی ترغیب آئی ہے۔
بے شک اس سلسلہ کی حدیث پاک بخاری ومسلم شریف میں نہیں ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ عمل اس وقت ہی کیا جائے جب بخاری شریف یا مسلم شریف میں وہ حدیث پاک موجود ہو۔
۱۰؍محرم الحرام کے روز بس یہی دو چیزیں احادیث پاک میں ملتی ہیں۔
یہ روزہ نفل وسنت ہے۔ واجب یا فرض نہیں۔ یعنی رکھیں گے تو اجر وثواب، نہیں رکھیں تو کوئی گناہ نہیں۔
اس روزہ کی نیت اپنے الفاظ میں ہی کرلیں گے یعنی، نیت کرتا ہوں میں عاشوراء کے روزہ کی یا ۱۰؍محرم الحرام کے روزہ کی۔
سحری کا وقت: گھڑی بالکل صحیح رکھی جائے۔ اور ساڑھے چار بجے (۴ بجکر ۳۰ منٹ) تک کھانے پینے سے فارغ ہو جائیں۔
اگر سحری نہ کر سکے اور ارادہ ہو روزہ رکھنے کا تو بغیر سحری کے بھی روزہ ہو جاتا ہے۔
افطار کے وقت وہی دعا پڑھی جائے جو رمضان المبارک میں پڑھتے ہیں۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ
ایک اور بات ۱۰؍محرم الحرام کے روزہ کے ساتھ ایک اور روزہ ۹؍تاریخ کو بھی رکھ لینا مستحب ہے۔
اگر ۹؍کو نہیں رکھ سکے تو ۱۱؍تاریخ کو رکھ لینا چاہیے تاکہ اس عمل یا عبادت میں یہود ونصاریٰ کی مشابہت نہ ہو۔ کیونکہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا تھا
لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ
اگر میں آئندہ سال حیات (زندہ) رہا تو میں ۹؍تاریخ کو ضرور روزہ رکھوں گا۔
لیکن آئندہ ۱۰؍محرم سے پہلے ہی آپؐ دنیا سے پردہ فرما گئے۔

محرم الحرام اسلامی ہجری سال کا پہلا مہینہ

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی
نائب ناظم امارت شرعیہ
پھلواری شریف، پٹنہ

1444ھ گذر گیا اور ہم 1445ھ میں داخل ہوگیے، یعنی نئے سال کا سورج ہماری زندگی کے مہہ وسال سے ایک سال اور کم ہوگیا ہے، ہم موت سے اور قریب ہو گیے، انسان بھی کتنا نادان ہے وہ بڑھتی عمر کا جشن مناتا ہے، مبارک باد پیش کرتا ہے، قبول کرتا ہے اور بھول جاتا ہے کہ ہماری عمر جس قدر بڑھتی ہے، موت اور قبر کی منزل قریب ہوتی رہتی ہے اور بالآخر وقت موعود آجاتا ہے اور آدمی قبر کی آغوش میں جا سوتا ہے۔ جو لوگ صاحب نظر ہیں اور جن کے ذہن میں فکر آخرت رچی بسی ہوئی ہے، وہ گذرے ہوئے سال سے سبق لیتے ہیں، اعمال کا محاسبہ کرتے ہیں، نئے سال کا استقبال تجدید عہد سے کرتے ہیں کہ آئندہ ہماری زندگی رب مانی گذرے گی، من مانی ہم نہیں کریں گے، اس عہد پر قائم رہ کر جو زندگی وہ گذارتے ہیں وہ رب کی خوشنودی کا سبب بنتا ہے اور اس کے نتیجے میں بندہ جنت کا مستحق ہوتا ہے۔ نئے سال کی آمد پر ہم لوگ نہ محاسبہ کرتے ہیں اور نہ ہی تجدید عہد، بلکہ ہم میں سے بیش تر کو تو یاد بھی نہیں رہتا کہ کب ہم نئے سال میں داخل ہوگیے، عیسوی کلینڈر سب کو یاد ہے، بچے بچے کی زبان پر ہے، انگریزی مہینے فر فر یاد ہیں، چھوٹے چھوٹے بچے سے جب چاہیے سن لیجئے؛ لیکن اسلامی ہجری سال، جو اسلام کی شوکت کا مظہر ہے، اس کا نہ سال ہمیں یاد رہتا ہے اور نہ مہینے، عورتوں نے اپنی ضرورتوں کے لئے کچھ یاد رکھا ہے، لیکن اصلی نام انہیں بھی یاد نہیں بھلا، بڑے پیر اور تر تیزی، شب برأت، خالی، عید، بقرعید کے ناموں سے محرم صفر، ربیع الاول، ربیع الآخر، جمادی الاولیٰ، جمادی الآخر، رجب، شعبان، رمضان، شوال ذیقعدہ اور ذی الحجہ جو اسلامی مہینوں کے اصلی نام ہیں، ان کو کیا نسبت ہوسکتی ہے، ہماری نئی نسل اور بڑے بوڑھے کو عام طور پر یا تو یہ نام یاد نہیں ہیں اور اگر ہیں بھی تو ترتیب سے نہیں، اس لیے ہمیں اسلامی مہینوں کے نام ترتیب سے خود بھی یاد رکھنا چاہیے اور اپنے بچوں کو بھی یاد کرانا چاہیے، یاد رکھنے کی سب سے بہتر شکل یہ ہے کہ اپنے خطوط اور دوسری تحریروں میں اسلامی کلینڈر کا استعمال کیا جائے۔ پروگرام اور تقریبات کی تاریخوں میں بھی اس کا استعمال کیا جائے، کیونکہ بعض اکابر اسے شعار اسلام قرار دیتے ہیں اور شعار کے تحفظ کے لیے اقدام دوسری عبادتوں کی طرح ایک عبادت ہے۔ ہجری سال کی تعیین سے پہلے، سال کی پہچان کسی بڑے واقعے سے کی جاتی تھی۔ جیسے قبل مسیح، عام الفیل، عام ولادت نبوی وغیرہ، یہ سلسلہ حضرت ابوبکر صدیق کے وقت تک جاری تھا، حضرت عمر فاروق نے اپنے عہد خلافت میں مجلس شوریٰ میں یہ معاملہ رکھا کہ مسلمانوں کے پاس اپنا ایک کلینڈر ہونا چاہیے۔ چنانچہ مشورہ سے یہ بات طے پائی کہ اسلامی کلینڈر کا آغاز ہجرت کے واقعہ سے ہو، چنانچہ سال کا شمار اسی سال سے کیا جانے لگا، البتہ ہجرت کا واقعہ ربیع الاول میں پیش آیا تھا، لیکن سال کا آغاز محرم الحرام سے کیا گیا، کیونکہ یہ سال کا پہلا مہینہ زمانہ جاہلیت میں بھی تھا۔ اس طرح اسلامی ہجری سال کا آغاز محرم الحرام سے ہوتا ہے۔ محرم الحرام ان چار مہینوں میں سے ایک ہے، جس کا زمانہ جاہلیت میں بھی احترام کیا جاتا تھا، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا کہ مہینوں کا شمار اللہ کے نزدیک بارہ ہیں اور یہ اسی دن سے ہیں، جس دن اللہ رب العزت نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا، ان میں چار مہینے خاص ادب کے ہیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چار مہینوں کی تفصیل رجب، ذیقعدہ، ذی الحجہ اور محرم بیان کی ہے، پھر حضرت ابوذر غفاریؓ کی ایک روایت کے مطابق اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ تمام مہینوں میں افضل ترین اللہ کا وہ مہینہ ہے جس کو تم محرم کہتے ہو، یہ روایت سنن کبریٰ کی ہے، مسلم شریف میں ایک حدیث مذکور ہے کہ رمضان کے بعد سب سے افضل روزے ماہ محرم کے ہیں، اس ماہ کی اللہ کی جانب نسبت اور اسے اشہر حرم میں شامل کرنا اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اس مہینے کی فضیلت شہادت حسین کی وجہ سے نہیں، بلکہ بہت پہلے سے ہے۔ اسی مہینے کی دس تاریخ کو یوم عاشوراء کہا جاتا ہے، رمضان المبارک کے روزے کی فرضیت کے قبل اس دن کا روزہ فرض تھا، بخاری شریف کی ایک روایت کے مطابق قریش بھی زمانۂ جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے، خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس روزہ کا اہتمام فرماتے تھے، یہودیوں کے یہاں اس دن کی خاص اہمیت ہے، کیوں کہ اسی دن بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات ملی تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ ہجرت کر کے تشریف لے گیے تو یہودیوں کو یوم عاشورا کا روزہ رکھتے دیکھا، معلوم ہوا کہ یہودی فرعون سے نجات کی خوشی میں یہ روزہ رکھتے ہیں، آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم یہودیوں سے زیادہ اس کے حقدار ہیں کہ روزہ رکھیں، لیکن اس میں یہودیوں کی مشابہت ہے، اس لیے فرمایا کہ تم عاشورا کا روزہ رکھو اور یہود کی مخالفت کرو، اس طرح کہ عاشورا سے پہلے یا بعد ایک روزہ اور رکھو۔

علامہ عینی کے مطابق اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی، حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے اور حضرت یوسف علیہ السلام کنویں سے باہر آئے، حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی اسی دن واپس ہوئی، حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے، حضرت ایوب علیہ السلام کو مہلک بیماری سے نجات ہوئی، حضرت سلیمان علیہ السلام کو خصوصی حکومت ملی، اور ہمارے آقا مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی دن "غفر له ما تقدم من ذنبه" کے ذریعہ مغفرت کا پروانہ عطا کیا گیا۔ اس طرح دیکھیں تو یہ سارے واقعات مسرت وخوشی کے ہیں اور اس دن کی عظمت وجلالت کو واضح کرتے ہیں، اس لیے اس مہینے کو منحوس سمجھنا، اور اس ماہ میں شادی بیاہ سے گریز کرنا ناواقفیت کی دلیل ہے اور حدیث میں ہے کہ بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے۔ یقیناً اس دن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی اہل خاندان کے ساتھ شہادت تاریخ کا بڑا المناک، کرب ناک اور افسوس ناک واقعہ ہے، جس نے اسلامی تاریخ پر بڑے اثرات ڈالے ہیں، اس کے باوجود ہم اس دن کو برا بھلا نہیں کہہ سکتے اور نہ ہی ماتم کر سکتے ہیں، اس لیے کہ ہمارا عقیدہ ہے حضرت حسین اور ان کے خانوادے اللہ کی راہ میں شہید ہوئے، حق کی سربلندی کے لیے شہید ہوئے اور قرآن کریم میں ان حضرات کے بارے میں ارشاد ہے کہ جو اللہ کے راستے میں قتل کر دیے گئے انہیں مردہ مت کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں، البتہ تم ان کی زندگی کو سمجھ نہیں سکتے، قرآن انہیں زندہ قرار دیتا ہے، اور ظاہر ہے ہمیں تو مردوں پر بھی ماتم کرنے، گریباں چاک کرنے، سینہ پیٹنے اور زور زور سے آواز لگا کر رونے سے منع کیا گیا ہے، پھر جو زندہ ہیں، ان کے ماتم کی اجازت کس طور دی جا سکتی ہے۔
ایک شاعر نے کہا ہے روئیں وہ، جو قائل ہیں ممات شہداء کے ہم زندہ جاوید کا ماتم نہیں کرتے اس دن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی یاد میں تعزیے نکالے جاتے ہیں، تعزیہ نکالنے کی اجازت تو شیعوں کو چھوڑ کر کسی کے یہاں نہیں ہے، پھر جس طرح تعزیہ کے ساتھ نعرے لگائے جاتے ہی یاعلی، یا حسین یہ تو ان حضرات کے نام کی توہین لگتی ہے، حضرت علی، کے نام کے ساتھ کرم اللہ وجہہ اور حضرت حسین کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ لگانا عظمت صحابہ کا تقاضہ اور داماد رسول اور نواسہ رسول کے احترام کا ایک طریقہ ہے۔ لیکن جلوس میں اس کی پرواہ کس کو ہوتی ہے، اس طرح ان حضرات کا نام ٹیڑھا میڑھا کر کے لیتے ہیں کہ ہمارے باپ کا نام اس طرح بگاڑ کر کوئی لے تو جھگڑا رکھا ہوا ہے، بے غیرتی اور بے حمیتی کی انتہا یہ ہے کہ اسے کار ثواب سمجھا جا رہا ہے، دیکھا یہ گیا ہے کہ اس موقع سے جلوس کے ساتھ بعض جگہوں پر رقاصائیں رقص کرتی ہوئی چلتی ہیں، عیش ونشاط اور بزم طرب ومسرت کے سارے سامان کے ساتھ حضرت حسین کی شہادت کا غم منایا جاتا ہے، اس موقع سے شریعت کے اصول واحکام کی جتنی دھجیاں اڑائی جا سکتی ہیں، سب کی موجودگی غیروں کے مذاق اڑانے کا سبب بنتی ہے، اور ہمیں اس کا ذرا بھی احساس وادراک نہیں ہوتا۔
جلوس کے معاملہ میں ہمیں ایک دوسرے طریقہ سے بھی غور کرنے کی ضرورت ہے، تاریخ کے دریچوں سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ حضرت حسین رضی اللہ علیہ کی شہادت کے بعد اس خانوادہ میں بیمار حضرت زین العابدین اور خواتین کے علاوہ کوئی نہیں بچا تھا، یہ ایک لٹا ہوا قافلہ تھا، جس پر یزیدی افواج نے ظلم وستم کے پہاڑ توڑے تھے، ان کے پاس جلوس نکالنے کے لیے کچھ بھی نہیں بچا تھا، تیر، بھالے، نیزے اور علم تو یزیدی افواج کے پاس تھے، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر نیزے پر تھا اور یزیدی بزعم خود اپنی فتح وکامرانی کا جلوس لیکر یزید کے دربار کی طرف روانہ ہوئے تھے، ہمارے یہاں جلوس میں جو کروفر اور شان وشوکت کا مظاہرہ کیا جاتا ہے، یہ کس کی نقل کی جا رہی ہے؟ ذرا سوچئے کھلے ذہن سے سوچیے تو معلوم ہوگا کہ ہم کسی اور کی نقل کر رہے ہیں، حسینی قافلہ کی تو اس دن یہ شان تھی ہی نہیں، اس لیے مسلمانوں کو ایسی کسی بھی حرکت سے پرہیز کرنا چاہیے، ایسے جلوس میں نہ خود شامل ہوں اور نہ اپنے بچوں کو اس میں جانے کی اجازت دیں۔

-*-*-*-

کانگریس کے صوبائی صدر ہرش وردھن داداسپکال کی سلوڑ آمد، قیصر آزاد نے کیا پرتپاک استقبال

سلوڑ (نامہ نگار) مہاراشٹر پردیش کانگریس آئی کے ریاستی صدر ہرش وردھن داداسپکال جب سلوڑ شہر میں ایک شادی کے پروگرام میں آئے تو انہوں نے کانگریس پارٹی کے وفادار اقلیتی محکمہ کے ریاستی جنرل سکریٹری شیخ محمد قیصر آزاد کی رہائش گاہ پر پہنچے تو ان کا استقبال سلوڑ۔سوئیگاؤں ودھان سبھا حلقہ یوتھ کانگریس کے صدر شیخ اوس آزاد نے شال اور گلدستہ پیش کیا اس وقت انہوں نے کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ سلوڑ اور سویگاؤں تعلقوں میں کانگریس پارٹی کو کس طرح مضبوط کیا جاسکتا ہے اور وفادار کارکنوں اور نوجوانوں کو کانگریس پارٹی میں صحیح جگہوں پر تعینات کرنے کے بارے میں مناسب ہدایات دیں۔ انہوں نے کانگریس سے محبت کرنے والوں سے بھی اپیل کی کہ وہ کانگریس پارٹی میں نئی روح پھونکنے میں تعاون کریں۔ انھوں نے زور دے کر کہا کہ نئے عہدیداروں کا تقرر کرتے وقت کارکنوں کی تمام خوبیوں کو مدنظر رکھا جائے گا۔ اس موقع پر جالنہ ضلع کے صدر راجابھاؤ دیشمکھ، ریاستی جنرل سکریٹری قیصر آزاد شیخ، خلیل بھائی جالنہ، راجیند رراکھ، سوپن سپکال، دیول گھاٹ کے سرپنچ غضنفر اللہ خان، سید عبید، نجم الدین سر، رضوان سوداگر، کارگزار صدر کشور کدم، ابراہیم خان سینئر کارپوریٹر، الیاقت علی خان، شہر صدر شیخ فیروز اکبر، سینیر لیڈر شانتی لال اگروال، دیوی داس ڈانڈگے، شیخ معین اور دیگر کارکن موجود تھے۔

قتل حسینؓ اصل میں مرگِ یزید ہے

فہیم، لندن

محرم کا انتہائی بابرکت مہینہ اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ چار مقدس مہینوں میں سے ایک ہے اور اسکی خاص اہمیت ہے۔ اس کی اہمیت اس کے نام سے تجویز کی گئی ہے۔ جس میں محرم کا لفظی ترجمہ حرام ہے۔ محرم اس لیے اہمیت کا حامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سال کے چار مقدس مہینوں میں سے ایک قرار دیا ہے۔
تاہم بہت سے مسلمان اسے پیغمبر اسلام ﷺ کے نواسوں کی یاد میں مناتے ہیں۔ چونکہ یہ مہینہ ایک مقدس مہینہ ہے جس میں بہت سے مسلمان اپنی عبادت میں اضافہ کرنے کے لیے محرم کے دوران روزہ بھی رکھتے ہیں۔ عاشورہ کے روزے کا رواج اسلام کے عروج سے پہلے بھی تھا۔ ہجرت کے وقت جب رسول ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہودی عاشورہ کا روزہ رکھ رہے تھے اور کہنے لگے، یہ وہ دن ہے جب موسیٰ علیہ السلام نے فرعون پر فتح پائی۔ اس پر رسول ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم (مسلمان) موسیٰ کی فتح کا جشن منانے کا ان سے زیادہ حق رکھتے ہو، لہٰذا اس دن روزہ رکھو۔ (صحیح بخاری:4680)۔
محرم اسلامی کیلنڈر کا ایک اہم مہینہ ہے۔ محرم ہجری کیلنڈر کا وہ مہینہ ہے جس سے اسلامی سال کا آغاز ہوتا ہے۔ اس مہینے میں کئی اہم واقعات ہوئے ہیں۔ اسی مہینے میں فرعون غرق ہوا تھا۔ ابرہہ کے لشکر (اصحاب فیل) پر عذاب اترا تھا۔ شعب اَبی طالب میں محصور ہونے کی ابتدا ہوئی تھی۔ غزوہ ذات الرقاع اور غزوہ خیبر ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کا حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مختلف بادشاہوں اور سرداروں کو دعوتی خطوط ارسال کیے گیے تھے۔ جنگِ قادسیہ لڑی گئی تھی۔ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہا کی خلافت کی ابتدا ہوئی تھی۔ حضرت عمر قاتلانہ حملوں کے بعد زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔ واقعہ کربلا اور حضرت حسین رضی اللہ عنہا کی شہادت ہوئی تھی۔
ان تمام اہم واقعات کے باوجود آج بھی دنیا کے تمام مسلمان حضرت امام حسین کی شہادت کو اب بھی یاد کرتے ہیں اور اپنے اپنے طور پر غم وغصہ کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ خاص کر ہندوستان اور پاکستان میں شیعوں کے علاوہ سنّی حضرات بھی امام حسین کی شہادت کو بڑے عزت واحترام سے مناتے ہیں۔ تاہم ایران، عراق اور دیگر ممالک میں جہاں شیعہ عقیدے کے ماننے والوں کی تعداد زیادہ ہیں، وہاں محرّم کافی جوش وخروش سے منایا جاتا ہے۔ برطانیہ میں بھی شیعہ عقیدے سے تعلق رکھنے والے لوگ اپنے اپنے علاقوں میں امام باڑہ اور گھروں میں مجالس کا اہتمام کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی علاقوں میں محرّم کا جلوس بھی نکالا جاتا ہے۔
حضرت امام حسین کی پیدائش تین شعبان چار ہجری (625AD) کو مدینہ میں ہوئی تھی۔ حضرت امام حسین کے والد کا نام حضرت علی ابن ابوطالب اور آپ کی والدہ کا نام حضرت فاطمہ زہرہ ہے۔ حضرت امام حسین، حضرت محمد ﷺ کے نواسے تھے۔ حضرت امام حسین سچائی کے معاملے میں نانا جان کے حقیقی وارث تھے۔ حضرت امام حسین کی شہادت محض اس بات کے لیے ہوئی کہ انہوں نے جھوٹ، مکّاری، دغابازی، شرابی، ظالم کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا تھا۔ حضرت معاویہ کے انتقال کے بعد یزید نے خود سے اپنی خلافت کا اعلان کر دیا۔ یزید کو عیاشی کے علاوہ شراب، عورت، گانے بجانے جیسی چیزوں سے کافی دلچسپی تھی۔ تاریخی نقطۂ نگاہ سے یزید ہمیشہ شراب کے نشے میں دھت رہتا تھا۔ عرب کے لوگوں میں یزید کے خلاف کافی غم وغصہ رہتا تھا لیکن یزیدی ظلم وجبر کی وجہ سے کوئی بھی اس کے خلاف آواز نہیں اٹھاتا تھا۔ اس کے برخلاف حضرت امام حسین کو یزید سے کوئی خوف نہ تھا۔ ہمیشہ انہوں نے سچ کا ساتھ دیا اور سچائی کی حمایت میں آواز اٹھائی۔ اس خاص وصف یعنی حق گوئی اور سچائی کے ذریعے لوگوں میں اسلام اور احکاماتِ اسلام کے تئیں بیداری پیدا کی تا کہ لوگوں کے ایمان مزید پختہ ہو۔ حضرت امام حسین نے اعلانیہ طور پر یزید کی خلافت کو ماننے اور بیعت کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت امام حسین نے یزید کی بداخلاقی اور عیاشی کی وجہ سے اسے خلیفہ ماننے سے انکار کیا۔ حضرت امام حسین نے لوگوں سے کہا کہ اسلام میں بداخلاقی اور عیاشی کرنے والوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔
یزید اپنی طاقت کے نشے میں چور تھا اور اسے اسلام کے اقدار اور اہمیت کی پرواہ نہیں تھی۔ وہ مذہبی باتوں سے ہٹ کر شراب اور عیاشی میں اپنا وقت گزارتا رہتا تھا۔ یزید کو حضرت امام حسین کی بات سے کافی تکلیف پہنچی اور اس نے جنگ کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ یزید کے پاس 33000 ہزار سپاہی تھیں جبکہ حضرت امام حسین کے پاس صرف 72 لوگ، جن میں ان کے خاندان کے کنبے بھی شامل ہیں۔ عراق کے کربلا شہر میں 10 اکتوبر 680ء کو یزید اور حضرت امام حسین کے بیچ حق وباطل کی جنگ ہوئی جس میں حضرت امام حسین سمیت ان کے خاندان اور ساتھیوں کو بے دردی سے شہید کر دیا گیا۔ حضرت امام حسین شہید کر دیئے گیے لیکن انہوں نے یزید سے نہ ہی تو رحم کی اپیل کی اور نہ ہی یزید کے سامنے گھٹنے ٹیکے۔
اکثر دیکھا گیا ہے کہ محرّم کا مہینہ آتے ہی لوگوں میں بحث چھڑ جاتی ہے کہ اس مہینے میں غم کا اظہار اس طرح سے نہیں کیا جانا چاہئے جیسا کہ لوگ کرتے ہیں۔ ظاہری بات ہے کہ ہر ایک شخص اپنے فرقے اور گروپ کی رہنمائی اور اثر پذیری پر اظہار خیال کرتا ہے جو کہ ایک دانشمندانہ قدم ہے۔ لیکن وہیں کچھ لوگ اس معاملے میں حد سے تجاوز بھی کرنے لگتے ہیں۔ جس سے خواہ مخواہ ماحول میں تناؤ پیدا ہوجاتا ہے اور ہم سب حضرت امام حسین کی شہادت کی اہمیت کو بھول کر ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ تاہم کچھ لمحے کے لیے ان بحث سے ہمیں گریز کرنا چاہیے اور اتحاد کا بہترین نمونہ پیش کرنا چاہیے۔
ہر سال محرّم میں سوشل میڈیا پر کچھ بیانات اور رپورٹ نظر سے گزرتی ہیں جسے پڑھ کر کافی مایوسی ہوتی ہے۔ کئی عالم نے تو محرّم کے دوران ان لوگوں کو ڈانٹ بھی لگاتے ہیں جو اکھاڑہ اور تعزیہ کا اہتمام کرتے ہیں اور انہیں یزید کا حامی بنا دیتے ہیں۔ ایسی باتوں سے ہمارے ماحول میں بدمزگی پیدا ہوتی ہے اور لوگ فرقوں میں الجھ کر گمراہ ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ عالم دین ان نکات پر اطمینان سے بات کرتے ہوئے اسلامی اقدار اور رواداری کے ساتھ شائستگی کا بھرپور مظاہرہ کر سکتے ہیں۔
محرّم کا مہینہ اور حضرت امام حسین کی شہادت کو ہر سال یاد کرنا اتنا ہی ضروری ہے جتنا مذہبِ اسلام اور دیگر فرائض کو یاد رکھنا ہم ضروری سمجھتے ہیں۔ کربلا کا واقعہ ہمیں اس بات کی یاددہانی کراتا ہے کہ ہم حق اور باطل کے لیے کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کر سکتے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ بعض لوگ ہر سال محرّم تو مناتے ہیں لیکن ایمان کی پختگی میں درس کربلا بھول جاتے ہیں۔ ورنہ خاندان، پڑوسی، کاروبار، حکومت، مذہبی معاملات کے علاوہ ہزاروں ایسے مسائل ہیں جہاں 'حق اور باطل' کو سامنے رکھ کر ہر مسئلے کا حل نکالا جا سکتا ہے۔ اگر آپ تھوڑی دیر کے لیے اپنے اردگرد نظر دوڑائیں تو احساس ہوگا کہ ہم کتنے کمزور ہو چکے ہیں۔ کمزوری اور بزدلی نے ہمیں اپنے رشتہ داروں، دوستوں اور ظلم وجبر کرنے والوں کے خلاف آواز اٹھانے کی ہمّت تک چھین لی ہے۔ افسوس یہ ہے کہ ہم تمیز بھول کر لب کشائی کی بجائے منھ چھپائی کا کام کرتے ہیں۔
کربلا کی تاریخ کو پڑھ کر اور سن کر آنکھوں سے آنسو نکل پڑتے ہیں۔ یزید نے جس بے رحمی سے حضرت امام حسین اور ان کے خاندان والوں کو شہید کیا تھا وہ رہتی دنیا تک ایک بے مثال شہادت کہلائے گی۔ لیکن حضرت محمد ﷺ کے نواسے اور ان کے خاندان والوں نے کربلا میں جامِ شہادت پی کر ہم گنہگاروں کو یہ سبق دیا ہے کہ جب 'حق اور باطل' کی بات ہو تو کبھی خاموش نہ بیٹھو اور اس کے خلاف آواز اُٹھاؤ۔ مجاہدِ آزادی اور قوم وملّت کے رہنما مولانا محمد علی جوہر نے کیا خوب کہا ہے۔
قتلِ حسینؓ اصل میں مرگِ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

-www.fahimakhteruk.com-fahimakhteruk@yahoo.co.uk

یومِ عاشورہ

''حضرت ابوقتادہؓ سے (ایک طویل روایت میں) ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ عاشوراء کے دن کا روزہ گذشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہوجائے۔'' (رواہ مسلم) محرم کی دسویں تاریخ کا نام'' یوم عاشوراء'' اسلام سے پہلے ہی چلا آرہا ہے۔ لغت کی کتابوں میں یہ نام چار انداز سے ملتا ہے۔ عشوریٰ، عاشور، عاشوراء، عاشوریٰ، لیکن اردو میں لکھی گئی کتب میں اکثر جگہ'' عاشورہ'' لکھا گیا ہے۔ اس دن کا نام'' یوم عاشوراء'' اس لئے رکھا گیا کہ اس تاریخ کو بہت سے اہم واقعات پیش آئے تو کئی دسویں تاریخیں جمع ہونے کی بناء پر اس کا نام'' یوم عاشورہ'' ہوگیا۔

یومِ عاشورہ کی تاریخی اہمیت

یوم عاشورہ بڑا ہی مہتم بالشان اور عظمت کا حامل دن ہے، تاریخ کے عظیم واقعات اس سے جڑے ہوئے ہیں؛ چناں چہ مؤرخین نے لکھا ہے کہ:

(١) یوم عاشورہ میں ہی آسمان وزمین، قلم اور حضرت آدم علیہا السلام کو پیدا کیا گیا۔

(٢) اسی دن حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کی توبہ قبول ہوئی۔

(٣) اسی دن حضرت ادریس علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا گیا۔

(٤) اسی دن حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ہولناک سیلاب سے محفوظ ہوکر کوہ جودی پر لنگرانداز ہوئی۔

(٥) اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو،، خلیل اللہ'' بنایا گیا اور ان پر آگ گل گلزار ہوئی۔

(٦) اسی دن حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔

(٧) اسی دن حضرت یوسف علیہ السلام کو قید خانے سے رہائی نصیب ہوئی اور مصر کی حکومت ملی۔

(٨) اسی دن حضرت یوسف علیہ السلام کی حضرت یعقوب علیہ السلام سے ایک طویل عرصے کے بعد ملاقات ہوئی۔

(٩) اسی دن حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم واستبداد سے نجات حاصل ہوئی۔

(١٠) اسی دن حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل ہوئی۔

(١١) اسی دن حضرت سلیمان علیہ السلام کو بادشاہت واپس ملی۔

(١٢) اسی دن حضرت ایوب علیہ السلام کو سخت بیماری سے شفا نصیب ہوئی۔

(١٣) اسی دن حضرت یونس علیہ السلام چالیس روز مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے بعد نکالے گئے۔

(١٤) اسی دن حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کی توبہ قبول ہوئی اور ان کے اوپر سے عذاب ٹلا۔

(١٥) اسی دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔

(١٦) اور اسی دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں کے شر سے نجات دلاکر آسمان پر اٹھایا گیا۔

(١٧) اسی دن دنیا میں پہلی باران رحمت نازل ہوئی۔

(١٨) اسی دن قریش خانہ کعبہ پر نیا غلاف ڈالتے تھے۔

(١٩) اسی دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہ سے نکاح فرمایا۔

(٢٠) اسی دن کوفی فریب کاروں نے نواسۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور جگر گوشہ فاطمہ رضی اللہ عنہما کو میدان کربلا میں شہید کیا۔

(٢١) اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ (نزہۃ المجالس ١/٣٤٧، ٣٤٨، معارف القرآن پ ١١ آیت ٩٨۔ معارف الحدیث ٤/١٦٨)

محرم الحرام اہم ترین تاریخی واقعات

1. ابرہہ کے لشکر (اصحاب فیل) پر عذاب کا اترنا
2. شعب ابی طالب میں محصور ہونے کی ابتداء
3. غزوہ ذات الرقاع 10 محرم 5ھ
4. غزوہ خیبر 30 محرم 7ھ
5. رسول اللہ ﷺ کا حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمانا 6ھ
6. رسول اللہ ﷺ کا مختلف بادشاہوں اور سرداروں کی طرف دعوتی خطوط ارسال کرنا
7. جنگ قادسیہ 14ھ
8. رسول اللہ ﷺ کی باندی اور صاحبزادہ رسول ابراہیم بن محمد رسول اللہ ﷺ کی والدہ
9. حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کی وفات 16ھ
10. حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کی ابتدا 4 محرم 24ھ
11. واقعہ کربلا اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا سانحہ 10 محرم 61ھ

Facebook.com/MajlisEilmi

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ چار چیزیں ایسی تھیں جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ترک نہیں کیا۔ یوم عاشورہ کا روزہ اور ذوالحجہ کا عشرہ یعنی پہلے نو دن کا روزہ اور ہر ماہ کے تین روزے (یعنی ایام بیض) کے روزے اور فرض نماز فجر سے پہلے دو رکعت (یعنی سنتیں) (رواہ النسائی و مشکوٰۃ شریف صفحہ 180)۔ جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا اسے ایک ہزار شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔ اور ایک روایت کے مطابق ساتوں آسمانوں میں بسنے والے فرشتوں کا ثواب ملتا ہے۔ جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں 60 (ساٹھ) سال کی صوم و صلوٰۃ کی صورت میں عبادت کا ثواب لکھ دیتا ہے۔

حرفِ آغاز

اللہ — میری ابتدائی نگارش یہی ہے، تیرے نام سے ابتدا کررہا ہوں

شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ کہ دسویں محرم الحرام کو جو کوئی دعائے عاشوراء پڑھے گا اس کی برکت سے عمر میں خیر (بھلائی) و برکت ہوگی اور زندگی میں فلاح (کامیابی) اور نعمت حاصل ہوگی ان شاء اللہ عزوجل

دعائے عاشوراء:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

"يَاقَابِلَ تَوْبَةِ اٰدَمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَافَارِجَ كَرْبِ ذِي النُّوْنِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَاجَامِعَ شَمْلِ يَعْقُوْبَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَاسَامِعَ دَعْوَةِ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَامُغِيْثَ اِبْرَاهِيْمَ مِنَ النَّارِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَارَافِعَ اِدْرِيْسَ اِلَى السَّمَآءِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَامُجِيْبَ دَعْوَةِ صَالِحٍ فِي النَّاقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَانَاصِرَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَارَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاقْضِ حَاجَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَطِلْ عُمْرَنَا فِيْ طَاعَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ وَرِضَاكَ وَاَحْيِنَا حَيٰوةً طَيِّبَةً وَتَوَفَّنَا عَلَى الْاِيْمَانِ وَالْاِسْلَامِ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ بِعِزِّ الْحَسَنِ وَاَخِيْهِ وَاُمِّهِ وَاَبِيْهِ وَجَدِّهِ وَبَنِيْهِ فَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ"

پھر سات بار یوں پڑھے

سُبْحٰنَ اللّٰهِ مِلْءَ الْمِيْزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضٰى وَزِنَةَ الْعَرْشِ لَامَلْجَاَ وَلَامَنْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ وَعَدَدَ كَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا نَسْئَلُكَ السَّلَامَةَ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ عَدَدَ ذَرَّاتِ الْوُجُوْدِ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"

عاشورہ کے روز غسل کریں اور رہیں ہر مرض سے محفوظ

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے عاشورہ (دسویں محرم) کے روز غسل کیا تو وہ مرضِ موت کے سوا کسی مرض میں مبتلا نہ ہوگا۔ (غنیۃ الطالبین ج 2 ص 53)

* یومِ عاشورا میں دسترخوان وسیع کرنا *

عاشورا کے دن سخاوت کرنا یعنی غریب پروری کرنا، اپنے گھر کے دسترخوان کو وسیع کرنا، گھر والوں پر خرچ کرنا رزق کے اندر وسعت و فراخی کا باعث بنتا ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عاشورہ کے دن اپنے اہل و اعیال پر نفقے (خرچ) کو وسیع کیا اللہ پاک سارا سال اس پر رزق کی وسعت فراخی (زیادتی) فرماتا ہے۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا تو اسے بالکل ایسے ہی پایا۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 170 غنیۃ الطالبین جلد 2 صفحہ 54)۔

ابوبکرؓ	وہ ہیں جو زندگی اسلام کے نام کرے۔
عمرؓ	وہ ہیں جو عدل وانصاف عام کرے۔
عثمانؓ	وہ ہیں جن کے خون کو محفوظ قرآن کرے۔
علیؓ	وہ ہیں جو شجاعت اپنے نام کرے۔
معاویہؓ	وہ ہیں جنھے حیدر سلام کرے۔
حسینؓ	وہ ہیں جو عثمانؓ کا پہرہ دار بنے۔
عائشہؓ	وہ ہیں جن کی عزت کی صفائی رب کا کلام کرے۔
ابوہریرہؓ	وہ ہیں جو حدیثِ رسول ﷺ کا کام کرے۔
ابن مسعودؓ	وہ ہیں جو سنت کو بچانے کا اہتمام کرے۔
خالد بن ولیدؓ	وہ ہیں جو راہِ خدا میں کفر کا قتل عام کرے۔
سنی	وہ ہیں جو ہر ایک صحابہؓ کا احترام کرے۔

عاشورہ کے دن 10 ایسے اعمال

جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا باعث ہیں

- روزہ رکھنا
- یتیم کے سر پر ہاتھ رکھنا
- توبہ واستغفار
- نفلی عبادت کرنا
- بیمار کی بیمار پرسی کرنا
- غسل کرنا
- پیاسے کو پانی پلانا
- دسترخواں کشادہ کرنا
- صدقہ وخیرات کرنا
- سرمہ لگانا

* یومِ عاشورا اور واقعہ کربلا *

حافظ محمد ہاشم قادری صدیقی مصباحی

مندرجہ بالا فضیلتوں و باتوں کے برعکس اپنے اندر ایک بالکل مختلف پہلو بھی رکھتا ہے۔ کیسا عجیب اتفاق ہے کہ اسی دن سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوٹے نواسے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو میدان کربلا میں شہید کردیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نہایت شفقت آمیز لہجہ میں ارشاد فرمایا کہ" حسن اور حسین میرے لیے دو مہک (خوشبو) دار پھول کی مانند ہیں"۔

اسی حدیث پاک کی ترجمانی مجدد دین وملت عظیم البرکت اعلیٰ حضرت امام مولانا احمد رضا خان محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں۔

" کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی *** زہرا ہیں کلی اور حسن وحسین پھول "

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے زیادہ محبوب ان دونوں نواسوں میں حضرت حسین رضی اللہ کو حضور ﷺ کے وفات کے کم وبیش 50 سال کے عرصہ کے بعد 60 ہجری میں 10 محرم الحرام کو شہید کردیا گیا دسویں محرم یعنی عاشورہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی مٹی شیشی (بوتل) کے اندر خون ہوگئی۔ ترمذی شریف جلد دوم میں ہے کہ دس تاریخ (یوم عاشورا) کو ایک عورت حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں مدینہ شریف کے اندر حاضر ہوئی اسنے دیکھا حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا اشک بار ہیں عورت نے رونے کی وجہ پوچھی تو حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے ابھی ابھی خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور ریش مبارک (داڑھی) مبارک گرد وغبار سے اٹے ہوئے ہیں۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا بات ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی ابھی میں کربلا سے آرہا ہوں آج میرے حسین کو شہید کردیا گیا۔

حضرت اُم المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے وہ مٹی یاد آگئی جو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش کے وقت حضرت جبرائیل امین نے میدان کربلا سے لاکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مٹی مجھے دے کر فرمایا تھا کہ "اے اُم سلمہ اسے اپنے پاس سنبھال کر رکھو، کیوں کہ جس دن میرا حسین شہید ہوگا یہ مٹی بھی خون ہوجائے گی"۔

آج جب میں نے دیکھا تو وہ مٹی خون ہوچکی ہے جسے میں نے ایک شیشی کے اندر سنبھال کر رکھا تھا۔ آخر کیسا تھا وہ برگزیدہ اللہ کا بندہ جس نے باطل حکمرانوں کے آگے سر نہ جھکایا بے یار و مددگار ہوجانے کے باوجود اللہ کے شیدائی نے محض اپنے رب سے لو لگائے ہوئے شہید ہو جانے کو نہایت جوانمردی کے ساتھ قبول کرلیا اور اپنے بعد آنے والی اُمت کے سامنے یہ مثال پیش کردی کہ باطل قوتیں اور طاغوتی طاقتیں اسلئے نہیں ہوا کرتیں کہ امت مسلمہ کا کوئی فرد ان سے خوف کھا کر ان کے سامنے جھکنے کو تیار ہوجائے یا گوارا کرلے۔ امت مسلمہ کے ہر فرد کا تو یہی عمل ہونا چاہیے کہ وہ ہر باطل سے لڑکر صرف حق کی سر بلندی کی تگ ودو میں لگا رہے اور خالق کائنات کے آگے سر بہ سجود ہو جائے۔ واقعہ کربلا کے اس واضح پیغام سے ہمیں اپنے آپ کو مالا مال کرنا چاہئے اور اس تاریخ ساز مبارک دن کو کھیل تماشہ میں نہیں گذارنا چاہیے۔ کیونکہ اس دن کو ایسی ذات سے نسبت ہے جس کی قربانی ملت اسلامیہ کو ماتم ونوحہ خوانی کی طرف دعوت دیتی ہے بلکہ وہ درس عبرت دیتی ہے کہ اپنے نظام حیات کے اصولوں پر قائم وثابت قدم رہیں اور اللہ کی بارگاہ میں یقین وایمان، جذبہ ایثار، اور امید ورجاء کے عظیم سرمایہ حیات کو پیش کرتے رہیں کیونکہ اس میں کامیابی وکامرانی کے راز مضمر ہیں۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو یوم عاشورہ واقعہ کربلا شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں صحیح سوچ اور صحیح فکر عطا فرمائے آمین اور ہم گناہ گاروں کو راہِ راست و راہِ اعتدال پر قائم ودائم فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین صلی اللہ علیہ وسلم!۔

انبیائے کرام کی عُمریں

حضرت محمد ﷺ	63 سال
حضرت ذکریا علیہ السلام	207 سال
حضرت موسیٰ علیہ السلام	125 سال
حضرت یعقوب علیہ السلام	209 سال
حضرت اسماعیل علیہ السلام	137 سال
حضرت ابراہیم علیہ السلام	195 سال
حضرت داؤد علیہ السلام	115 سال
حضرت ہود علیہ السلام	265 سال
حضرت صالح علیہ السلام	856 سال
حضرت ادریس علیہ السلام	336 سال
حضرت نوح علیہ السلام	950 سال
حضرت شعیب علیہ السلام	882 سال
حضرت آدم علیہ السلام	1000 سال

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جو شخص بحالت مرض مرتا ہے تو وہ شہید مرتا ہے اور قبر کے فتنوں سے بچایا جاتا ہے ہر صبح وشام اُسے جنت سے رزق دیا جاتا ہے۔
(مشکوٰۃ شریف: جلد نمبر ٢، حدیث نمبر: ٧٣)

کیا آپ جانتے ہیں

- حضرت عائشہؓ روح زمین پر سب سے بڑی فقیہا تھیں
- حضرت عائشہؓ پر تمام عورتوں کی تربیت کی ذمہ داری تھی
- حضرت عائشہؓ کیلئے اللہ نے قرآن میں 17 آیات نازل کی
- حضرت عائشہؓ عورتوں کے مسائل کے تمام حدیثوں کی راوی تھیں
- حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ کی وہ زوجہ تھیں جن کے بستر پر وحی نازل ہوئی
- حضرت عائشہؓ کی عصمت وطہارت اور پاکیزگی کی شہادت سورہ نور میں ہے

عاشوراء (10 محرم الحرام) کا روزہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
" مجھے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات پر یقین ہے کہ وہ عاشوراء (10 محرم الحرام) کے روزے کے بدلے گذشتہ ایک سال کے گناہ معاف فرمادیں گے " (سنن الترمذی: 752)

حرفِ آخر

»لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاهلية« '' وہ شخص ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں جس نے رخسار پیٹے، گریبان چاک کئے اور دورِ جاہلیت کے بین کئے۔
(بخاری: کتاب الجنائز، باب لیس منا من ضرب الخدود: ١٢٩٧)

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

حسینیت اور یزیدیت کے فرق کو سمجھنا وقت کی اہم ضرورت

از:۔ پروفیسر ابوزاہد شاہ سید وحید اللہ حسینی القادری الملتانی
کامل الحدیث جامعہ نظامیہ
, M.A M.Com Ph.D (Osm)

نسخۂ کیمیا، اور شفا و رحمت یعنی قرآن مجید اور صاحب قرآن کی تعلیمات پر سب کچھ نچھاور کرتے ہوئے ان پر عمل کرنے والوں کا شمار طبقہ حسینیت میں ہوتا ہے اور جو لوگ دنیاوی مفادات کے حصول کے لیے اس نسخۂ کیمیا کے استعمال سے گریز کرتے ہیں اور بداعمالیوں اور بدکرداروں میں غرق ہوجاتے ہیں ان کا شمار گروہ یزیدیت میں ہوتا ہے۔ واقعہ کربلا حکومت اور دنیاوی مفادات کے حصول کے لیے لڑی جانے والی جنگ نہیں بلکہ دو سوچوں کے درمیان تصادم کا نام ہے۔ جس طرح دو متضاد اشیاء یکجا جمع نہیں ہوسکتے اسی طرح فکر حسینیت اور یزیدی سوچ یکجا جمع نہیں ہوسکتے۔ میدان کربلا میں ایک طرف حسینی نظریہ تھا جو کم تعداد میں ہونے کے باوجود انسان اور انسانیت کی حفاظت کے لیے لشکر جرار سے مقابلہ کر رہا تھا اور دنیا کو پیغام دے رہا تھا کہ یزیدوقت کے آگے جھکنے سے بہتر ہے کہ انسانیت نواز نظام مصطفی کے بقاو تحفظ اور اس کے غلبے کے لیے اپنی جانوں کو قربان کردیں۔ دوسری طرف یزیدی سوچ تھی جو ہزاروں کی تعداد میں ہونے کے باوجود حق کے علمبردار 72 نفوس قدسیہ سے خائف تھی۔ یہ باطل طبقہ سمجھ رہا ہے کہ تھا کہ مال و دولت اور قوت اقتدار ہی سب کچھ ہے اس کے ذریعہ سب کچھ حاصل کیا جاسکتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ دنیاوی جاہ و منصب اور بادشاہت و سلطنت الغرض تمام مادی وسائل و اسباب رکھنے کے باوجود تاریخ انسانیت میں یزید ایک گالی بن کر رہ گیا ہے جو اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ باطل کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو اس کو مضمحل ہونا ہی ہے اور باطل پرستوں کے غرور کا نشہ ایک دن کافور ہونا ہی ہے۔ یزید صرف اس بدبخت و لعین اور یزیدیت اس کے حواریوں کا نام نہیں ہے جنہوں نے اہل بیت اطہار اور ان کے جانثاروں پر ظلم و جور کی انتہاء کردی تھی بلکہ یہ منفی سوچ رکھنے والا، آخرت پر دنیا کو ترجیح دینے والا، مسند حکومت پر قابض ہوکر عیش و عشرت، راحت و آرام طلب کرنے والا وارثین اشقیا کا ایسا طبقہ ہے جو ہر دور میں رہا ہے اور قیامت تک رہے گا اور ایسے بدبخت اشخاص اور طبقات کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے، مثبت افکار و خیالات کو

فروغ دینے، نظام مصطفی کا تحفظ کرنے اور دنیا پر آخرت کو فوقیت دینے والوں کا شمار وارثین انبیاء کے زمرے میں ہوتا ہے جنہیں عرف عام میں حسینیت کہتے ہیں۔ نظام مصطفی دنیا سے ہر جابرانہ، ظالمانہ اور تمام استحصالی نظاموں کو ختم کرنے کے لیے آیا ہے۔ مادہ پرست اور اہل اقتدار افراد کو یہ بات کبھی گوارا نہیں یہی وجہ ہے کہ ہر زمانے میں نظام مصطفی پر رکیک حملے کیے گیے، اس میں رد و بدل لانے کی بھرکوشش کی گئی، اس کو مٹانے کی ناپاک سعی کی گئی ایسا ہی ایک ناپاک منصوبہ وارث فرعون و نمرود اور شداد و قارون یزید کے زمانے میں بھی بنایا گیا تو نظام مصطفی کے تحفظ کے لیے راکب دوش رسول، مرتضی کی آنکھوں کے نور، شہزادۂ بتول اور وارث انبیاء حضرت سیدنا امام حسینؓ نے پورے عزم و استقلال کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا اور دنیا پرست لوگوں کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیا۔

معرکہ کرب و بلا سے یہ بات روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ نظام مصطفی کے تحفظ کے لیے سب کچھ نثار کردینے کا نام حسینیت ہے جبکہ اس پاکیزہ نظام پر صدق دل اور حسن نیت کے ساتھ عمل کرنے کے بجائے اس آفاقی نظام کو شیطانی وساوس، دنیا پرستی اور نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لیے فراموش کردینے کا نام یزیدیت ہے۔ یزید اگر کوئی شخصی غلطی و کوتاہی کرتا تو یقینا اس کا وہ فعل قابل معافی ہوسکتا تھا لیکن اس کے غیر اسلامی افکار و خیالات، عادات و اطوار، بداعمالی و بدکرداری اور نظام مصطفیؐ کی شکل بگاڑنا اس قدر عظیم گناہ تھا جس میں معافی کی کوئی گنجائش نہیں تھی چونکہ اس کا اثرات اس کی ذات تک محدود نہ تھے بلکہ اس کا ضرر پوری انسانیت کو پہنچنے والا تھا اسی لیے سید الشہداء حضرت سیدنا امام حسینؓ نے اپنی، اپنے اہل و عیال اور جانثار ساتھیوں کی جانوں کا نذرانہ پیش کرنا گوارا فرمایا ہے لیکن یزید کی تائید و حمایت کرنے کو قبول نہیں فرمایا اس طرح آپؓ نے ہدایت کے چراغ کو قیامت تک کے لیے روشن و تابندہ کردیا جس پر عمل پیرائی ہی میں انسان اور انسانیت کی نجات مضمر ہے۔ واقعہ کربلا کے بعد یقینا حضرت سیدنا امام حسینؓ کو فتح اور یزید لعین کو شکست فاش ہوئی ہے لیکن حضرت سیدنا امام حسینؓ اور یزید لعین کی وراثت دنیا میں آج بھی جاری ہے اور حق و باطل کا یہ معرکہ تا صبح قیامت جاری رہے گا۔ آج دنیا بھر میں حضرت سیدنا امام حسینؓ کی عظمتوں اور رفعتوں کا تذکرہ ہورہا ہے لیکن صرف آپؓ کی سیرت پاک بیان کردینے سے کوئی حسینی نہیں ہوسکتا تاوقتیکہ وہ قرآن مجید کے امین و پاسبان اسلام کے نقیب حضرت سیدنا امام حسینؓ اور تمام اہل بیت اطہار کے افکار و خیالات، افعال و اعمال، اخلاق و کردار کی اتباع و پیروی کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات کے تحفظ اور فروغ کے لیے اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لیے تیار نہ ہوجائے۔ اسی طرح دنیا میں ہر باشعور اور باغیرت انسان یزید پر لعن طعن کرتا ہے لیکن صرف اس کو برا بھلا کہنے سے کوئی یزیدیت سے نجات نہیں پاسکتا تاوقتیکہ وہ یزید کی بداعمالیوں اور بدکرداریوں سے توبہ نہ کرلے۔ حضرت سیدنا ابوذرؓ سے مروی ہے رحمت عالمؐ نے ارشاد فرمایا میری اہل بیت کشتی نوح کی مانند ہیں جو اس میں سوار ہوگیا وہ نجات پاگیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہوگیا۔ حضرت سیدنا نوحؑ کے فرزند کو آپؑ سے پدر ہونے کے حوالے سے تعلق اور محبت تھی لیکن آپؑ کی تعلیمات پر چلنا اس کو گوارا نہ تھا نتیجہ یہ ہوا کہ آپؑ کی کشتی میں سوار جانور طوفان نوح سے نجات پاگئے لیکن آپؑ کا فرزند نافرمانی کے باعث ہلاک و برباد ہوگیا۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ماہ محرم میں سید الشہداء کی صرف محافل کا انعقاد کرنے سے کوئی حسینی نہیں بن جاتا ہے اور نہ دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہوگا بلکہ ان مبارک و مسعود محافل کے سجانے کے ساتھ مقصد کربلا کو اپنی زندگی میں شامل کرلینے سے انسان دنیا و عقبی میں سرخرو ہوتا ہے۔ نظام معیشت کو تعلیمات سرورِ کونینؐ کے مطابق مستحکم بنانا حسینیت ہے جبکہ مسلمان ہوتے ہوئے غیر اسلامی معیشت کا حصہ بننا یزیدیت ہے۔ اسلام کے نظام تعلیم کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کا ہمہ جہت تعمیری و انقلابی نظام طلباء میں تعلیم کے تمام پہلو بشمول مذہبی علوم، سائنسی علوم اور سماجی علوم شامل ہیں جو بیک وقت بچے کی ذہنی، جسمانی، اور روحانی نشو و نما الغرض ہمہ جہت ترقی کا ضامن ہے۔ اس کو یقینی بنانے کے لیے اسلام نے مساجد کو تعلیم و تعلم کا مرکز و محور بنایا، اسلام میں تعلیم مفت ہے، اہل علم کی کفالت کرنا حکومت یا پھر مخیر حضرات کی ذمہ داری ہے۔ اللہ اور اس کے حبیبؐ کی رضا و خوشنودی کے لیے اسلام کے اس نظام تعلیم کی حفاظت کرنا حسینیت ہے جبکہ نظام تعلیم کو اپنی ذاتی اغراض و مفادات کے لیے تجارت میں تبدیل کردینا یزیدیت ہے۔ اسلام کے نظام معیشت کے مطابق معاشی سرگرمیوں کو اخلاقی و روحانی اقدار کے تابع رکھتے ہوئے اپنی کاروباری زندگی کو بدلنا، حلال ذرائع سے رزق حاصل کرنا، دولت کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنانا اور لا محدود خواہشات کی تکمیل کے لیے مال و دولت بے دریغ استعمال کرنے کے بجائے رفاہی امور میں اس کا استعمال کرنا حسینیت ہے اور حلال و حرام کی تمیز کو مٹا کر دولت اکٹھا کرنا، اپنا اور اپنے اہل و عیال کے مستقبل کو محفوظ بنانے کے لیے دولت کو منجمد کرتے ہوئے مہنگائی، بے روزگاری و دیگر معاشی مسائل پیدا کرنا یزیدیت ہے۔ قرآن و حدیث کے مطابق اپنی سیاسی سرگرمیوں کو جاری رکھنا، آخرت میں جوابدہی کے احساس کو ہمیشہ زندہ رکھنا، عدل و انصاف اور مساوات و امانت داری سے کام لینا، بلدیاتی نظام کو بہتر و موثر بنانا، عوامی مسائل کی یکسوئی کے لیے ہمیشہ تیار رہنا، امن و خوشحالی کے لیے اپنے آپ کو وقف کردینا حسینیت ہے اور سیاسی قوت کا غلط استعمال کرنا، عوام الناس کو حراساں و پریشان کرنا، ان سے جبراً پیسہ لینا، ان کو ظلم و ستم کا شکار بنانا، انہیں ذہنی غلام بنانا اور ان کی زندگی کو اجیرن بنانے کی کوشش کرنا یزیدیت ہے۔ شفاخانوں میں صفائی، پاکیزگی اور حفظان صحت کے معیاری انتظامات کرنا، مریض اور اس کے متعلقین کے ساتھ خوش خلقی و شائستگی کا برتاؤ کرنا، ان کے ساتھ ہمدردی کا معاملہ کرنا حسینیت ہے، مریض کی حالت کا استحصال کرنا، اس کو ذہنی تکلیف دینا، اسے بیجا طور پر پریشان کرنا، غیر ضروری معائینے کروانا، دولت کے حصول کے لیے مریض کو طویل عرصے تک ہاسپٹل میں رہنے کے لیے مجبور کرنا یزیدیت ہے۔ لہٰذا ہمیں زندگی کے ہر شعبے میں حسینیت اور یزیدیت کو ملحوظ رکھنا ہوگا اور یہی شہیدان کربلا کی بارگاہ میں صحیح خراج عقیدت ہوگا۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں اسلامی تعلیمات کی روح کو سمجھنے اور اس پر صدق دل کے ساتھ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین طہ و یسین۔

—٭—٭—٭—

حبیب ایجوکیشن ٹرسٹ کے زیر اہتمام شعیب خان کی سالگرہ منائی گئی

ممبرا (پریس ریلیز) یکم جولائی کو حبیب ایجوکشن ٹرسٹ کے روح رواں شعیب خان صاحب کی سالگرہ انتہائی تزک احتشام کے ساتھ منائی گئی۔ اس موقع پر حبیب ایجوکشن ٹرسٹ کے ماتحت چلنے والے سبھی اداروں کے ذمہ داران نے شعیب خان کی خدمت گل دستہ پیش کر کے مبارک باد دی۔ اس سلسلے میں پاسبان پبلیکیشن کے چیئرمین شبیر شاکر، مفتاح العلوم اردو پرائمری کے صدر مدرس سید جمیل احمد اور گلوبل جونیئر کالج کے پرنسپل اعجاز عبدالغنی نے بھی شال اور پھولوں کا ہار پہنا کر شعیب خان صاحب کو سالگرہ کی مبارک باد دی۔ واضح رہے کہ حبیب ایجوکشن ٹرسٹ کے تحت ممبرا اور واڑہ میں بی ایڈ کالج، لا کالج، ڈی ایڈ کالج، شعیب ہائی اسکول اور جونیئر کالج۔۔۔۔۔ وغیرہ انتہائی کامیابی سے ساتھ چلائے جارہے ہیں۔ اگر ہم شعیب خان صاحب کی کامیابی کے سفر پر نظر ڈالتے ہیں تو واضح ہوتا ہے کہ موصوف نے انتہائی محنت، مشقت اور جانفشانی سے یہ مقام حاصل کیا ہے۔ ایم ایس سی بی میں انجینئر کی پرکشش نوکری کو چھوڑ کر شعیب خان صاحب نے تعلیم کے میدان میں قدم رکھا اور آج۔۔۔۔ اداروں کو انتہائی کامیابی کے ساتھ چلا رہے ہیں۔ تعلیمی حلقوں میں شعیب خان صاحب کا نام نہایت عزت اور احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ ان کے بہی خواہوں نے سالگرہ کی مبارک بادی پیش کرتے ہوئے طویل عمر کی بھی دعائیں پیش کیں۔

ملک میں بڑھتے حادثات کے تناظر میں جماعت اسلامی ہند کا عوامی تحفظ کی پالیسیز میں فوری اصلاحات کا مطالبہ

نئی دہلی: جماعت اسلامی ہند (JIH) کے نائب امیر پروفیسر سلیم انجینئر نے حالیہ دنوں تلنگانہ میں ہونے والے فیکٹری کے ہولناک دھماکے، پوری میں رتھ یاترا کے دوران افسوسناک بھگدڑ اور احمد آباد میں المناک فضائی حادثے پر اپنے گہرے رنج و غم اور تشویش کا اظہار کیا ہے۔ جماعت اسلامی ہند کے مرکز میں منعقد ہونے والی ماہانہ پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے پروفیسر سلیم انجینئر نے کہا کہ گزشتہ چند ہفتوں کے دوران احمد آباد، پوری اور تلنگانہ میں تین بڑے حادثات پیش آئے ہیں۔ یہ حادثات ایک بڑے قومی خطرے کی نشاندہی کرتے ہیں اور عوامی تحفظ سے متعلق بنیادی خامیوں پر فوری غور و فکر کا تقاضا کرتے ہیں۔ اگرچہ ہم ریاستی اور مرکزی حکومت کی جانب سے فوری اقدام جیسا کہ معاوضے اور انکوائریوں کے اعلان کو سراہتے ہیں لیکن یہ اقدامات ان انتظامی اور ادارہ جاتی سنگین خامیوں کو دور کرنے کے لیے کافی نہیں جو ایسے سانحات کے بار بار وقوع پذیر ہونے کا سبب بنتے ہیں۔ پروفیسر انجینئر سلیم نے کہا کہ 30 جون 2025 کو تلنگانہ میں سگاچی انڈسٹریز کی دواساز فیکٹری میں ہونے والے دھماکے میں 40 مزدور جاں بحق ہوئے جبکہ کئی شدید طور سے زخمی ہیں۔ ابتدائی تحقیقات میں پرانی مشینری، تکنیکی کمزوریاں اور حفاظتی انتظامات کی سنگین کوتاہیاں سامنے آئی ہیں۔ صرف ایک دن قبل پوری کے گنڈیچا مندر کے قریب بھگدڑ میں تین شردھالو جاں بحق اور پچاس سے زائد زخمی ہوئے۔ یہ المناک حادثہ بڑے مذہبی اجتماعات کے دوران اکٹھا ہونے والی بھیڑ کے موثر انتظامات کی اشد ضرورت کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح احمد آباد کا دردناک فضائی حادثہ شہری ہوابازی کے شعبے میں نگرانی اور ہنگامی تیاری کے نظام کی خامیاں اجاگر کرتا ہے۔ پروفیسر سلیم انجینئر نے کہا کہ گزشتہ چھ ماہ کے دوران ملک میں صنعتی آتشزدگیاں، شہری ڈھانچے کا انہدام اور عوامی اجتماعات میں بھگدڑ جیسے واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ ان حادثوں سے کام کرنے کے مقامات، تہواروں اور روزمرہ زندگی میں تحفظ کے بارے میں گہری تشویش پیدا ہوئی ہے۔ ان حادثات کے پیش نظر جماعت اسلامی ہند قومی مفاد میں درج ذیل تجاویز پیش کرتی ہے۔ عوامی تحفظ سے متعلق قوانین، پالیسیوں اور ہنگامی ضوابط کا ازسر نو جائزہ لیا جائے۔ ملک گیر سطح پر ایک متحد اور قابلِ نفاذ سیفٹی کوڈ وضع کیا جائے جسے تمام صنعتوں، تقریبات اور عوامی ڈھانچوں پر لاگو کیا جا سکے، اس کے ساتھ ساتھ احتساب کا واضح نظام بھی عمل میں لایا جائے۔ بڑے مذہبی، ثقافتی اور شہری ٹرانزٹ کے مواقع پر ہجوم کو قابو کرنے اور شہری ہوابازی کے ضوابط کو جدید خطوط پر استوار کیا جائے۔ مقامی اور قومی سطح پر بڑے عوامی اجتماعات کی نگرانی، ابتدائی انتباہی نظام

اور آفات سے بچاؤ کے یونٹ مضبوط اور وسائل سے لیس کیے جائیں۔ حفاظتی منصوبہ بندی اور آڈٹ کے عمل میں مزدوروں کی نمائندگی اور کمیونٹی کی شمولیت کو یقینی بنایا جائے۔ ضوابط بنانے والے اداروں اور حفاظتی انسپکٹروں کو انتظامی اور سیاسی دباؤ سے آزاد اور موثر کارروائی کے لیے بااختیار بنایا جائے۔ سیاسی قیادت اور متعلقہ حکام کو اخلاقی اور انتظامی سطح پر مکمل جوابدہ ٹھہرایا جائے۔ اسرائیلی جنگی جرائم کے تسلسل اور ایران پر حالیہ اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں بڑھتی ہوئی علاقائی کشیدگی پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے پروفیسر سلیم انجینئر نے کہا کہ غزہ میں جاری نسل کشی، اسرائیل کے

غیر قانونی قبضے اور اس کی غیر انسانی نسلی امتیاز پر مبنی پالیسیوں نے انسانیت اور اخلاقیات کی تمام حدوں کو پار کر لیا ہے۔ روٹی کے انتظار میں کھڑے بھوکے شہریوں کو بمباری کا نشانہ بنانا تاریخ کے بدترین مظالم میں شمار کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ اسرائیل کے حالیہ حملے ایران کے خلاف نسل کشی کے اس وسیع منصوبے کا حصہ ہیں۔ یہ حملے ایک خودمختار ملک کی خودمختاری کی سنگین خلاف ورزی اور بین الاقوامی قوانین کی کھلی پامالی ہیں۔ ہم عالمی برادری سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ سیاسی منافقت کو ترک کرتے ہوئے نسل کشی کی حقیقت کو تسلیم کرے۔ اور اس نسل کشی کا موثر جواب دے۔ مجرموں کو انصاف کے کٹہرے میں لانے کے لیے عملی اقدامات کرے۔ منی پور میں دوبارہ شروع ہونے والے تشدد پر جماعت اسلامی ہند کے قومی سکریٹری مولانا شفی مدنی نے اپنی گہری تشویش اور رنج کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا امپھال میں حالیہ پرتشدد کارروائیاں، جن میں آگ زنی، توڑ پھوڑ، اور سیکیورٹی فورسز پر حملے شامل ہیں، اس بات کی عکاسی کرتی ہیں کہ مسلح انتہا پسند گروہوں کا وادی میں کتنا خطرناک اثر و رسوخ قائم ہوچکا ہے۔ ان گروہوں کو حاصل سیاسی سرپرستی اور بلا امتیاز ان کا خاتمہ ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہزاروں متاثرہ خاندان اب بھی بے گھر، خوفزدہ اور ذہنی طور پر صدمے کا شکار ہیں۔ اس بحران کی وجہ سے منی پور کے بچوں کی تعلیم، روزگار اور بنیادی خدمات بری طرح متاثر ہوئی ہیں۔ جماعت اسلامی ہند نے اپنے اس دیرینہ مطالبے کو دہرایا کہ تمام غیر قانونی عناصر کو غیر مسلح کیا جائے، نفرت پر مبنی نیٹ ورکس کو ختم کیا جائے اور بے گھر افراد کی مکمل باز آبادکاری کی جائے۔ مولانا شفی مدنی نے کہا کہ ملک کی اعلیٰ قیادت کی خاموشی ناقابل قبول ہے۔ وزیراعظم اور وزیر داخلہ کو اس انسانی بحران کے خاتمے کے لیے فوری، مضبوط اور نتیجہ خیز اقدام کرنا چاہیے۔

جاری کردہ: سلمان احمد
قومی سکریٹری، شعبہ میڈیا
جماعت اسلامی ہند، مرکزی دفتر
موبائل: 7290010191

محکمہ ریلوے کی جانب سے مرزا جاوید اقبال بیگ کے ریٹائرمنٹ پر شاندار تقریب کا انعقاد

جلگاؤں: 05 جولائی (عبدالوحید جنیدی) ریٹائرمنٹ سرکاری ملازمت کا حصہ ہے محنتی اور فرض شناس ملازم کی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا، ایسا ہی ایک نام ہے مرزا جاوید اقبال بیگ کا ہے جنھوں نے ایم۔ سی۔ ایم الیکٹرک انجن سنٹرل ریلوے بھساول میں 38 سال تک لگن و ایمانداری سے خدمات انجام دیں اور اپنی زندگی کا طویل حصہ ریلوے کی خدمت میں گذارا، ان کے اس ریٹائرمنٹ کے موقع پر ایک شاندار الوداعی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں تقریباً 70 تا 75 ہندو بھائیوں نے شرکت کیں اور ان کی خدمات کو سراہتے ہوا اپنی محبت و شفقت کا اظہار کیا اور گلوں کے ساتھ آنسوؤں کا نذرانہ بھی پیش کیا بطور مہمانان خصوصی سرچ انجن آپٹیمائزیشن موریہ صاحب، ریلوے آفیسر سونونے صاحب، راج پال صاحب، ونے لوکھنڈے صاحب، این سی پی جلگاؤں شہر صدر اعجاز ملک، اقراء ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر عبدالکریم سالار، معروف وکیل عقیل شیخ، فیصل ملک، ظفر بھائی پنچ اینگلو اردو ہائی اسکول و جونیئر کالج جلگاؤں کے وائس پرنسپل نعیم بشیر سرنیز ریلوے ڈیپارٹمنٹ کے عہدے داران نے شرکت فرمائی اور صحت و عافیت اور درازی عمر کی دعا دی۔ اس موقع پر، عبدالرشید، آصف سید نوز، فیضان سلیم اور نثار فیض پورنے اپنی مسحور کن آواز میں نغموں کا نذرانہ پیش کیا۔

بیڑ میونسپل کونسل کی وصولی شاخ میں آنے جانے والے بزرگ شہریوں کی زندگی کو خطرہ!

وصولی شعبے کو تیسری منزل سے نیچے منتقل کرنے کا مطالبہ

بیڑ (نمایندہ) بیڑ میونسپل کونسل کی وصولی شاخ میں روزانہ آنے جانے والے بزرگ شہریوں کی زندگی کو شدید خطرہ لاحق ہے، اسی لیے اس شاخ کو عمارت کی تیسری منزل سے نیچے کسی منزل پر منتقل کیا جائے، ایسا مطالبہ سینئر سماجی کارکن و تاجر رمیش راؤ گنگا دھرے اور آزاد صحافی ایس. ایم. یوسف نے چیف آفیسر کو دیے گئے ایک تحریری بیان میں کیا ہے۔ اس عرضداشت میں بتایا گیا ہے کہ بیڑ میونسپل کونسل کی بلند و بالا عمارت کی تیسری منزل پر وصولی شعبہ واقع ہے۔ شہریوں کو پراپرٹی ٹیکس، نل کر اور دیگر متعلقہ محصولات ادا کرنے کے لیے اسی شعبے میں آنا پڑتا ہے۔ یہ ذمہ داری عموماً بزرگ شہریوں کے سپرد ہوتی ہے، جن کی عمریں اکثر 60 تا 65 سال سے زیادہ ہوتی ہیں۔ اس عمر میں ہڈیوں کا کمزور ہونا، گھٹنوں کا درد، دل کی بیماری، بلڈ پریشر اور شوگر جیسی بیماریاں عام ہوتی ہیں۔ ایسے شہری جب تین منزلہ عمارت کی سیڑھیاں چڑھتے اور اترتے ہیں تو ان کی حالت غیر ہوجاتی ہے۔ بعض اوقات انہیں سیڑھیوں پر بیٹھ کر آرام کرتے دیکھا گیا ہے۔ مسلسل سانس پھولنے کے باعث اگر سانس رکنے کی کیفیت پیدا ہوجائے، تو کسی بزرگ شہری کی جان بھی جاسکتی ہے۔ اس لیے مطالبہ کیا گیا ہے کہ بیڑ میونسپل کونسل کی تیسری منزل پر موجود وصولی شعبے کو فوراً پہلی منزل پر واقع اس ہال میں منتقل کیا جائے جو فی الحال عوامی نمائندوں (کارپوریٹرز) کے لیے مخصوص ہے۔ یہ ہال سال میں کبھی کبھار استعمال ہوتا ہے، جبکہ وصولی شاخ میں روزانہ ہزاروں شہریوں کی آمد و رفت ہوتی ہے۔ اس زمینی حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے وصولی شعبے کو نیچے کی منزل پر منتقل کیا جائے تاکہ بزرگ شہریوں کی جان کو لاحق خطرات سے بچاؤ ہو سکے۔

رکن پارلیمنٹ بجرنگ سونونے کا سالگرہ نہ منانے کا فیصلہ

قومی اطفال صحت مہم کے تحت بچوں کے طبی معائنے کی اپیل

بیڑ: نامہ نگار مساجوگ گاؤں کے سرپنچ کی. سنتوش انا دیشمکھ کی اندوہناک و سفاکانہ ہلاکت، بیڑ ضلع میں کسانوں کی بڑھتی ہوئی خودکشیاں اور نوجوانوں کی حادثات میں اموات کے پس منظر میں رکن پارلیمنٹ بجریں گ سونوانے نے اس سال اپنی سالگرہ نہ منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہر سال ان کی سالگرہ جوش و خروش سے منائی جاتی تھی، لیکن اس سال ضلع میں غم کا ماحول ہے۔ سرپنچ سنتوش دیشمکھ کی بہیمانہ قتل سے پورا ضلع سوگوار ہے، اور خود سونوانے صاحب بھی اس سانحہ سے دلی طور پر غمزدہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسے وقت میں سالگرہ منانا دل کو گوارا نہیں۔ اسی لیے وہ اس بار پھولوں کے ہار، گلدستے اور روایتی استقبال سے گریز کریں گے۔ اس کے بجائے خون کے عطیہ کیمپ، مصنوعی اعضا کی عطیہ کیمپ، اور دیگر سماجی فلاحی سرگرمیاں منعقد کی جائیں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ قومی اطفال صحت پروگرام کے تحت ضلع میں 0 سے 18 سال کی عمر کے بچوں کا صحت معائنہ کرایا جائے گا۔ رکن پارلیمنٹ بجریں گ سونوانے نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ ان سماجی بہبود کی سرگرمیوں میں بھرپور شرکت کریں تاکہ یہ مہم کامیاب ہو۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر لوگ سوشل میڈیا کے ذریعے انہیں مبارکباد پیش کریں گے، تو انہیں خوشی محسوس ہوگی۔

بی جے پی مخالف ٹھاکرے برادران کے موقف کا کانگریس کی جانب سے خیر مقدم!

ممبئی: (رپورٹ: ضمیر قاضی) بی جے پی کی مہاراشٹرا دشمن اور مراٹھی مخالف پالیسیوں کے خلاف ٹھاکرے برادران کی جانب سے اختیار کردہ موقف کا کانگریس پارٹی نے خیر مقدم کیا ہے۔ کانگریس نے واضح کیا ہے کہ مائی مراٹھی کی شناخت اور عزت کی اس جدوجہد میں وہ سرگرم طور پر شامل ہے۔ اگرچہ ہفتہ کے روز ورلی ڈوم میں ادھو ٹھاکرے اور راج ٹھاکرے کی جانب سے منعقدہ تاریخی کامیاب جلسے میں کانگریس کے سابق رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر بھال چندر منگلے کر کے علاوہ کوئی بھی بڑا لیڈر موجود نہیں تھا۔ اس بنا پر یہ شبہ ظاہر کیا جارہا تھا کہ کیا مہاوکاس اگھاڑی کے اہم اتحادی جماعت ہونے کے باوجود کانگریس، ٹھاکرے برادران کے اتحاد کی تائید کرتی ہے یا نہیں۔ لیکن اس بارے میں ممبئی کانگریس کی صدر اور رکن پارلیمنٹ ورشا گائیکواڑ نے 'ایکس' (سابقہ ٹویٹر) پر پوسٹ کرکے اس اتحاد کی حمایت کا اظہار کیا ہے۔ ٹھاکرے برادران کے موقف کا خیر مقدم کرتے ہوئے اُنہوں نے لکھا ہے کہ مہاراشٹرا میں ابتدا سے ہی ہندی زبان کو زبردستی تھوپنے کی مخالفت رہی ہے، لیکن بی جے پی جان بوجھ کر ہندی مسلط کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ عوامی دباؤ کے سبب انہیں وہ جی آر (سرکاری حکم نامہ) منسوخ کرنا پڑا۔ ہندی، اردو، تیلگو، کنڑا جیسی زبانیں مہاراشٹرا میں پڑھائی جاتی ہیں، مگر ان کی کوئی زبردستی نہیں کی جاتی۔ نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے 'جے گجرات' کا نعرہ دے کر اپنی خوشامدانہ ذہنیت ظاہر کی اور مہاراشٹرا کی توہین کی۔ وہیں آج اُن کی ہی پارٹی کے رکن اسمبلی سنجے گائیکواڑ نے چھترپتی سنبھاجی مہاراج اور مراٹھی زبان کی توہین کی ہے۔ شندے سینا اور ایکناتھ شندے کو اس پر معافی مانگنی چاہیے ایسا ورشا گائیکواڑ نے اپنے بیان میں کہا ہے۔